

ذکرِ رَضِیَّہ

AlahazratNetwork.org

علاء الدین ابان و درویش رضوی
خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی

اعلیٰ حضرت نیت ورک
Alahazrat Network

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	ذکرِ رضا
مصنف	حضرت علامہ مفتی محمود جان قادری رضوی (رحمۃ اللہ علیہ)
تقدیر	۲۰۰۰
خلاصہ	۶۴
نشر اشاعت	فروری ۲۰۰۵ء

————— طبع نئی دہلی —————

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

مرکزی دفتر: نزد مسجد کاظمی بازار فیصلہ کراچی، فون: 24387550

وہیے تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت والجماعہ امام احمد رضا خاں نورانی مدظلہ العالی کی سوانح حیات پر پیشگوئیں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور تاہم جو لکھی جا رہی ہیں لیکن خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا شاہ محمود جان قادری رضوی مدظلہ العالی نے امام اہل سنت کے مختصر حالات و واقعات، منظر و نماز یعنی شاعری کی صورت میں قلم بند فرمائے۔ جس کی اشاعت پر ادارہ صاحبزادہ خلیفہ پاکستان، حضرت علامہ ڈاکٹر اکبر کاکب نورانی لوہاڑی مدظلہ العالی کا تہ دل سے مشکور ہے جن کی سہاٹی جیل کے باعث یہ کتاب سنہ ۱۴۲۵ھ بروز جمعرات ۱۴ فروری ۲۰۰۵ء اور یکم مارچ ۲۰۰۵ء جمعیت اشاعت اہل سنت، مولانا مفتی سجاد علی مدظلہ العالی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، اصل کتابیں ”قادیانی حرمین“ اور ”مسلم افریقین“ (جس میں علامہ عرب قلم کی تصدیق و تصحیح کی گئی ہیں) سے عبادتوں کو بھیجی میں مدد فرمائی۔ انشاء اللہ یہ کتاب اعلیٰ حضرت کا سابقہ دور کا قلم لکھنے والے آئیں۔

..... حضرت عقیل محمود جان کا درجہ رضوی (جلیلہ) حوالہ ۱۳۵۰ھ

خلیل اعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمود جان قادری رضوی (جلیلہ) حوالہ ۱۳۵۰ھ

حضرت عقیل محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کا تعلق ایک بہت ہی وچرہ اور علمی گھرانے سے تھا۔ اسے مسلم کی خدمت اور برائی ان کے آداب و اہل کی فوج میں سے ایک قسمی تھی۔ ان کے والد گرامی، حضرت علامہ حافظ غلام رسول (رحمۃ اللہ علیہ) ایک ممتاز عالم دین اور اپنے وقت کے استاد و استاد تھے۔ حصول علم میں کیلئے لوگ کامل بقدر حد، باوقار و سرکردہ سے طویل سفر طے کر کے اچھلی دھوپ و احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت علامہ غلام رسول (رحمۃ اللہ علیہ) کی عظیم خدمات میں سے ایک خدمت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے دور میں افغانستان میں ایک عظیم کٹر کا خاتمہ کیا اور وہ وقت وادبیت تھا جو کہ اسماعیل دہلوی نے اپنے ایک شاگرد کے ذریعہ افغانستان میں پھیلا دیا، افغانستان کے لوگ جلد ہی مذہب کا شکار ہو گئے اور گمراہ کن، اہل تعلیمات کی جہ سے دہرا راستہ سے بچے گئے۔ آپسے وقت میں حضرت علامہ غلام رسول (رحمۃ اللہ علیہ) نے اسماعیل دہلوی اور ادبیت کا رد کیا۔ انہوں نے افغانستان کے لوگوں کو دہلیوں کے گمراہ کن عقائد پر مطلع کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت افغانستان کے لوگوں نے اس خطرہ کو سمجھا اور دہلیوں کے خلاف ہو گئے۔ بہت سے اہل انجمن و مسجد ہوئے اور جو بچ گئے وہ افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

یہ تمام ماحول جس میں حضرت عقیل محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) پرورش ہوئے۔ انہوں نے اپنی نابالغی تعلیم اپنے والد ماجد کی زیر سرپرستی حاصل کی۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے کالجیہ اور جام نبویہ (گجرات) کی طرف ہجرت فرمائی۔ جہاں انہوں نے مسلمانوں کی خدمت کی۔ ابتدا میں وہ اپنی مناظرانہ صلاحیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اور ان کی عیسائی رہنماؤں کو مناظرہ میں شکست کا شہ دی۔ انہوں نے پھر ایک کامل ہی اور خود کی صورت میں روحانیت کی تلاش میں

لکھے کا پھل کیا، جیسے ہی انہوں نے پرادہ کیا ایسا لگا جیسے کہ مادرِ ہر مطہرہ کے حق میں عظام نے اپنی رست بھری تو جہان کی طرف مہذول فرمائی اور اپنے لہجہ و لہر اپنے چارے سے ہی کارِ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری برکاتی (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی تاکہ ایک خوشخبر پیر و تراش اور چکا یا جاسکے اس حد تک کہ اس کی روشنی ایک بدن چہرہ دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کا نور کر دے۔ حضرت مفتی محمود دہان (رحمۃ اللہ علیہ) خود اس واقعہ بیان کرتے ہیں۔

”طویل عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا کہ جب تک کہ میں ایک کمال اور بلند پایہ ہی کو نہ پاؤں گی مرید نہیں ہوں گا۔ اس وقت کی بات ہے جب میں نے حضرت مولانا محمود بنیاد علی صاحب دینی تبحر (رحمۃ اللہ علیہ) کا مرتبہ دیکھا اس کی رسالہ چھپنا شروع کیا تھا جو کہ علم و دلائل کے جواہر سے پر تھا۔ اسی میں، میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں چھپاؤری طور پر میرے دل نے کہا کہ اس حد میں اتنی عظیم ہستی کا پایہ کوئی عام بات نہیں۔ خدائی رہنمائی کے از حد میں نے بریلی شریف کا سفر اختیار کیا، جہاں میں نے اپنے آپ کو اعلیٰ حضرت کی رست بھری حدائق میں بیٹھ گیا، جس وقت میں نے ان کے نورانی چہرے کو دیکھا اور دل بکھل گیا، میری زبان تار ہو گیا اور میرا دل کل اٹھا کہ میرا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا۔“

میں ایک ایسا عظیم ہی پایہ تھا کہ جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا، میں نے داخل سلسلہ ہونے کی درخواست کی اور میرے مرشد نے مجھے اپنے خیر کی حیثیت سے قبول کیا اور میری طرف پر مجھے اجازت و خلافت سے فوازا دیا کہ اپنے گھر کے اندر تشریف لے مجھے اپنے لباسِ استعارہ، جو اس وقت انہوں نے زیب تن کیا ہوا تھا، اور مجھے اپنا کرتا، چادرِ کھانہ اور صندوقِ مطاف فرمائی۔ مگر ملاقات کی طرف سے یہ بڑی عطا فی انہوں نے اپنے اس عاجز خادم کو سلسلہ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، روضیہ، چشتیہ، سمودریہ، پیرائشہ، یہ نور و نگر حاصل میں حاجتِ خلافت سے فوازا دیا انہوں نے میرے لئے انتہائی محبت اور مزاہ کا اظہار فرمایا اور اس دوران انہوں نے مجھے کی اقامت سے فوازا دیا اور مجھ سے اتنی محبت کا

اعباد فرمایا کہ میں زندگی بھر اس کو نہیں بھلا سکتا۔

پھر سرحد کے اس وطن کی خوبی پہ قحی کہ جس وقت اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کو داخل حلقہ فرمایا اس وقت میں کی حج عمر کا انداز نہیں لیکن کی نظر میں کا کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی عمر چالیس (۴۰) سال اور حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کی عمر اسی (۸۰) سال کی تھی۔ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) بیٹھ پہ کیا کرتے تھے کہ اپنے پیروں کی حرکت پر شریعت و طریقت دونوں سے نوازے گئے۔ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے سرحد سے اچھائی بہت فرماتے اور کئی موقعوں پر اس کا اعباد بھی فرمایا۔ مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں، ”اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے دو سال سے نو یا اس باقیل ماہوں نے لکھا ایک دستہ میرا خط لکھا، جس میں انہوں نے کہا کہ میں کی کتاب ”الاحمد“ میں انہوں نے اپنے تمام عقائد کے مہدج کے ہیں اور میرا نام غیر ارادہ کی طور پر چھپنے بعد لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ غیر ارادہ کی طور پر میرے نام کا ردہ جانا میرے لئے ایک بڑی رحمت کا اور یہ ثابت ہوا، کیونکہ میرے شیخ نے اس موقع پر میرے لئے دعا فرمائی۔“

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے کتاب میں حضرت مفتی محمود

جان (رحمۃ اللہ علیہ) سے کیا فرمایا۔

”میری اچھائی معروضات اور رسالوں کی وجہ سے لکھو ہے آپ کا نام غیر ارادہ کی طور پر رہ گیا جو کہ قصہ الاحمد کے آخر میں میرے تحریر خواہوں اور دعاگوں کی فہرست میں سنہری حروف سے کندہ ہونا چاہئے تھا لکھے اس کا احساس اس وقت ہوا جب وہ کھپ چکی تھی اور لکھے ابھی تک اس کا لمس ہے۔“

حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے ہی پر کمال بخیر رکھتے تھے اور اپنے ہی کی بہت میں دوسرے تھے۔ و ذاتی طور پر ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے ہی پر کتنا کمال بخیر رکھتے تھے۔ کہتے ہیں۔

”میں نے اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے چالیس روزہ فہم کے دوران اپنے مرنے کے حوالہ

پہ انوار پر جاضری دی اور پارکوا لٹی میں اس کے تنکے بندے اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے
 اپنے سے بیٹے کی درخواست کی، الحمد للہ! اسی سال کے دوران ائمہ چارک اعلیٰ نے
 مجھ تک پہنچا تو انوار و جنس کا نام میں نے "احمد رضا" رکھا۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ حضرت علیؓ نے خود ہاں (جھٹکنڈ) کی عمر ایک سو آٹھ برس کی تھی۔ جب ان کے بیٹے کی ولادت ہوئی۔ ایمان اللہ! (آپ کی تین ازواجِ مطہرات سے ۷ بیٹے اور ۱۱ بیٹیاں پیدا ہوئے ہیں)۔

یہ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) تھے، جنہوں نے اپنے ایک سفر کے دوران اپنی بیوی بچوں کی تجلیوں کو بطور قلم استعمال کر کے اپنی حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے حرار کے لئے گنبد کا نقشہ بنایا۔ یہ نقشہ یا وہی نقشہ ہے جو ہم اپنی حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے حرار پر دیکھتے ہیں، بالفاظ دیگر اپنی حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے حرار کے گنبد کا نقشہ ان کے سر پر حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) نے تیار کیا۔ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کی کتب تصنیف لراہی جن میں مشہور ذکر رضا (جو کہ اس وقت آپ کے قریب نظر ہے) اور ”مہینہ صحت“ ہیں۔ یہ دونوں تصانیف علم و دانش کے سچے حکماء کیوں کے لئے ۱۹۴۷ء پارے ہیں۔ ان کی کتاب ”مہینہ صحت“ ترجمہ (۱۳) ناموں، علماءوں سے تصدیق شدہ ہے جن میں اپنی حضرت، شیخ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند، علامہ صدر الشریعہ اور محدث سورتی (رحمۃ اللہ علیہ) شامل ہیں۔ آپ کے عقیدت مندوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے مگر چہرہ کی دعا کی نہ کسی کہہ رہا کہ اور نہ ہی خلافت سے فخر کرتا۔

چہ سوہنکھڑا چاقو دم سے دھار دے اور عظیم رشتہ ایک سوا ٹھکڑا (Saw) سال کی عمر میں ۳۰
صفر ۱۳۳۵ء کو اس دار فانی سے دُور ہوا کی طرف روانہ ہوا۔ وہ روشنی جس نے کفر و شرک کے
اندھیراں کو دور کر کے کئی دلوں کو چمکایا ہے سو اب کی محبت میں رخصت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی
محمود جان (علیہ السلام) کے حرارہ مبارک پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں جن کے
لوحہ درگاہ سے مستفیض فرمائے آمین۔

مَدَنِي مَدَنِي مَدَنِي

حمد و نعت و بے ثباتی دنیا

لائقِ حمد و ثنا ہے وہ قدیم و معبود
 کدبانوں سے ہر اک چیز کو جس نے سوجھو
 ساتھ ہی اس کے گھاسب کیلئے حکم ہی
 ہے حقیقت میں اسی ذاتِ مقدس کو بھاء
 گھٹن و ہر میں ہر گل ہوا صنعت پہ دلیل
 چنے چنے سے ہو یا ہوئی عرفان کی سبیل
 کو ہر وصف نہ کہیں اس پہ ہوں ہر لفظِ ثناء
 جس کی ہر چیز سے افضل پیدا
 جس کو اس نعتِ عظمیٰ سے لطیفیت بخشی
 اپنے عرفان کی رنگی ہے اسی میں تو ہے
 علم و دینی کو یہ بخشا ہے دھار و اعزاز
 شاہِ طیبہ کو ہر اک شے سے بڑا افضل
 اپنے نعم کا کیا خاص اُسی پر اتمام
 مرجہ ایسا بڑا علما کہ حبیب اپنا کیا
 رخصتِ ذکر و ثناء سے میان و اظہر
 دسعتِ صدقہ منور کا جیسا شریع ہے
 انہاء ذاتِ مقدس یہ ہیں انکی ہزاروں
 لوحِ حق اقصائیں سے جلی نہاں شدوں
 مہرِ توحید خدا اس سے ہوا نور انکسار
 عکسے کفر و بظلمت ہوئی اس سے کافور
 خیر حق و بدعت کا ہوا اس سے ظہور
 سب بڑوں سے وہ بڑا سامی جہاں کا سرور
 ہو گئی اس پہ زمانے کی درخشاں ہر شے
 اولیاء انکی رضا کے ہیں ہمیشہ خواہاں
 ہے کلام انکا فرح بخش تعلیم جہاں
 نور ایمان سے منور کیا اسنے دواں
 خیر حق و بدعت کا ہوا اس سے ظہور
 سب بڑوں سے وہ بڑا سامی جہاں کا سرور
 ہو گئی اس پہ زمانے کی درخشاں ہر شے
 اولیاء انکی رضا کے ہیں ہمیشہ خواہاں
 ہے کلام انکا فرح بخش تعلیم جہاں
 نور ایمان سے منور کیا اسنے دواں

ذات ووصف کا آئینہ چلا اس کو اپنے اسرار کا گھینٹہ چلا اس کو
 لکھ سکوں ایسی نصیحت کو نہیں ہوا مکان کہ باحق نے لت دلوں جہاں کا سلطان
 جب کیا ایسے شہر وہاں نے پردہ کھل گیا صاف نہیں جائے اکامت دنیا
 انتخابات جہاں ہم کو یہ دیتے ہیں خبر آگیا وقت سفر باعدہ تو اپنا بیتر
 زندگانی کے تعاقب میں تھا ہے ہر دم اک گزری ایسی مقرر ہے فنا ہر عالم
 شہدائی ہے کہیں کر یہ کسی جا دیکھا قدرت حق کا جب ہم نے قیامت دیکھا

تاریخ ولادت و ذکر نجی بشارت و تحصیل علوم و آغاز وعظ فرمائی

دلتوی نوکی و بیعت وغیرہ مع قید سال

دوبی تاریخ قحی خوال کی دودھ پختہ قحی صدی پارہی ہوڑ متال بہتر ہاں تھا
 غصہ علم لدنی سے عزیمت ہو کر لئے اس دور میں تقریباً دوہری کے سرور
 دن چھپنے کے پھر ہوئے اس کے دادا دن عالم خواب میں ان سے کوئی پوچھتا تھا
 جس کی تعبیر یہ ظہری کہ یہ میرا لڑکا غافل فرور جہاں عارف رُسن ہوگا
 جب ہوا چار برس کا وہ امام ذی شان کر چکا غم بعد حسن کلام سبحان
 چہ برس کا نہ ابھی سن گرای چلا تھیں وعظ میں ہے خوف جہاں فرمایا
 پندرہ سال کا سن ہونے نہ چلا کمال کر چکا درس کی تحصیل وہ یکنا غافل
 پھر نصیحت کا علم سرانور چہ بدھا بزرگ اللہ کی برست سے آئی قحی صدا

۱۔ عرصہ تقریباً اسی وقت انتقال بھی فرمایا۔

۲۔ چارہ کا اسم ہائی قد کا چار لیکن زبہ کا مطلبی حضرت سید سلوی محمد خاں کاوری قدس سرہ

۳۔ شعبان ۱۲۸۶ھ کی تحصیل درس فرمائی۔

مرہا فرما بہت سے کسی کے لب پر شہر و بحیر سے بس کوچ اٹھا جہر
علم معقول کو معقول کو والدہ سے چھا حق تحقیق کیا دونوں اماموں نے ادا
جیسا شاگرد تھا ویسا ہی چھانے والا دونوں فاضل سے ہوئی روٹی دینی پلا
کار اٹا کو اسی وقت سے ہانگہ پر خوب محنت سے توبہ سے کیا شام و سحر
چوبیس سال کے جب حیویتی تھیں ہاتی ست بارہوا روانہ ہوا دینی کا ساتی
زیب ہوا تھے اس وقت میں شال رسول انگی بیت سے شرف ہوا و تاج قبول
کل مسائل کی اہانت کو خلافت کو خطا کردیا اس شہر والا نے جاس رجب
قابلیت تھی اس کو جو ہوا ہے حاصل داخل بحر طریقت وہ ہوا دریا دل
بہرہ سڑوں کی سند اسکو ہیں سے بھی ملی ہے یہ سب فضل خدا اور عطیات نبی

حرمین شریفین کو تشریف لیجانا اور وہاں کے اجلہ علماء و مفتیان و آئمہ کا
اعلیٰ حضرت کے ساتھ نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آنا اور مکہ مکرمہ میں
ایک امام شافعیہ کی عجیب فراست و عزت فرمائی و ذکر شرح رسالہ حج وغیرہ
بعد یک سال چھوٹی ملک عرب کی آمد ساتھ میں اپنے پدر کے علوم و کثرت
تھے جو دونوں حرم پاک کے اہل انوار ساتھ شرف و فضل و علوم و انوار
حق تعالیٰ و بزرگی کو ادا فرمایا سرور اہل سنن اس کو یقیناً اپنا پلا

۱۔ امام ربانی غفرلہ لکھیں محمد باقر علیہ السلام حضرت محمد باقر علیہ السلام کی مجلس کا یہی نام ہے۔

۲۔ ۱۰۳۰ھ

۳۔ ۱۰۳۰ھ

۴۔ ۱۰۳۰ھ

پیشوا یاں شریعت ہوئے اس پہ نازاں راز دارا بی طریقہ ہوئی اس سے شاہاں
 بعض وجہ و سبب کو کیا حل ان کے جن میں حرم و پریشان تھے ایک مدت سے
 دونوں شہزادوں کے متاویہ اکابر جو تھے مسجد علم و ہدایت کے جمہور جو تھے
 سب نے تسلیم کیا اس کو امام و استاد مطلع علم خدا داد و دکائی ارشاد
 کوئی بیعت سے شرف کوئی قید ہوا کوئی رجا تھا دعائیں کوئی کرتا تھا ثناء
 یہی آج تک اس شکی حرب میں عزت رفعت علم لدنی کا وقار و حرمت

۱۔ جگہ ان کے ایک مسئلہ تک پہنچ گئی تھی مدد و مداخلت کے کمال میں فرمائی کہ یہاں پہلے سے مل کر لیا
 کر کے آئے مصلحتی حرب نے صاحبِ ذمہ کا ہونا ناممکن بنا دیا جس میں کوئی دیکھ کر حاکم و کما پاک
 نہ ہو سکتا تھا کہ اس کی تصحیح کا طریقہ ملے جس نے اس طرح ذمہ علیہ مصلح سے آواز نہ اٹھائی تھی
 قلب القلم فی انکسار قلوب القلم ہے۔

۲۔ بعض حکماء و شہداء نے صاحبِ ذمہ کے سامنے گرائی یہ جی حضرت مولانا شیخ صاحبِ کمال سابق مصلحتی حاکم
 مصلح۔ حضرت مولانا سید اسماعیل بن سید علی اکبری خان صاحبِ خانہ کرب۔ حضرت مولانا سید احمد حسین
 مراد علی احمدی ندوی حرم کو مصلح۔ حضرت مولانا شیخ احمد جان ندوی حرم کو شرف۔ حضرت مولانا
 شیخ محمد انور خان ندوی حرم کو کرب۔ حضرت مولانا سید علی شاہ اندکلی ندوی حرم کو حبیب۔
 حضرت مولانا سید محمد علی قاسمی حاکم خانہ کرب۔ شیخ مصطفیٰ ربانی علی۔ حضرت مولانا شیخ محمد باقر مراد
 مدنی۔ امام غلبہ حرم کو کرب۔ حضرت مولانا شیخ احمد علی خان صاحبِ کمال۔ شیخ خانہ کرب۔ ان صاحب نے
 نہایت خصوصیت کے ساتھ دست لڑائی۔ حضرت مولانا سید محمد باقر خان براہ راست اعلیٰ حضرت مولانا سید
 احمد علی خان سابق مصلح۔ حضرت مولانا شیخ باہمی حرم کو کرب۔ حضرت مولانا شیخ
 احمد علی کی۔ حضرت مولانا سید محمد کرمی دکن کو کرب۔ حضرت مولانا سید علی علی کی۔ حضرت
 مولانا شیخ کرمی کی۔ حضرت مولانا سید مصطفیٰ اکبری دکن حضرت مولانا سید علی اکبری خان صاحبِ خانہ کرب۔
 حضرت مولانا شیخ مسیحی کی ان صاحب کے آباؤ اجداد مات پشت تک حرم اندکلی کو کرب ہوئے آئے
 ہیں۔ حضرت مولانا شیخ کرمی حرم کی دکن حرم سید محمد علی حاکم خانہ کرب۔ حضرت مولانا سید محمد علی حاکم خانہ کرب۔
 پندھم آباد سے اختتام ہوا انھوں نے ای صاحبِ کمال کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ہے نہیں ارفعی عام ہے اس کی شہرت دیکھ لو اس میں ہیں سہرہ دستہ ہا کثرت
 کہ کروں نظم تلف ہو چاہے وہاں جو تلف بھی کیا جائے تو وہ بات کہاں
 ہے یہی تلف کہ الفاظ ہی ہوں مقول فقیر کر کے نکسوں تاکہ نہ ہو جائے طویل
 ہاں مگر نظم کے آخر میں کروں گا ذکر خاتمہ میں ہو مناجات یہی ہے منظور

عموماً فضائل صاحب ترجمہ

فاضلوں میں تھا وہی اک نہایت مشہور فیض دہی سے کیا جس نے زمانہ معہور
 شرق سے غرب تک انور علوم فاضل مثل خورشید چمکتے ہیں تھا ایسا کمال
 تھا بلا زبیب وہ استاد ہر اک علم و فن اس زمانے میں ہوا اس سے صدیوں روشن
 صاحب حق پہ تھا تھا وہ ہدایت کا ثمر نصرت دین مقدس میں رہا شام و صبح
 اس نے مگر کیا بخش دین و ملت اس نے برباد کیا فرعون شرک و بدعت
 جسے فیض سے سیراب کیا اس نے جہاں ہے مگر انکی فضیلت کا ہر اک یہ جہاں
 نصرت دین و سنن اس کی خدا کی ہائی اس زمانے میں نہیں اس کا نظیر و جانی
 دونوں علوم میں تھا گویا کہ وہ بحر زائر خوبی ظاہر و باطن کو کروں کیا ظاہر
 ظاہری علم ہے ظاہر کہ عرب اور عجم اس کے کوئی پر عمل کرتے ہیں برہم
 اس کی تحریر مسلم ہے ہر اک فاضل کو اس کا فرمان ہے قبول ہر اک کمال کو

ج۔ میں صاحب ترجمہ کی طرف سے اس کے معنی کے ساتھ کہ یہ سب بہت کتابوں میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ کتابوں کے ایک کتاب ذکر "مکتبہ" دہری مکتبہ "مکتبہ" تیسری مکتبہ "مکتبہ" چوتھی "مکتبہ" "مکتبہ" "پانچویں" "مکتبہ" "مکتبہ" "سب کتابیں زبان اولیٰ صاحب ترجمہ کے مختلف لڑائیوں پر تیار ہوئی ہیں۔ یہ ایک سہولت ہے۔

کھا جو حکم شریعت وہ ہوا کھپا ہر
 تقاضا سے وہ رہے نورِ فضاں مثلِ لہر
 تھا طیب مرضِ بھیل و حکیم است
 مریضِ الہی سخنِ نظرِ دین و ملت
 ذات سے انکی زمانے کو شرف تھا حاصل
 خاص کر الہی برائی کو تمام و کمال
 اہلسنت کو رہا کرتی تھی اس سے قوت
 تھے پریشان و ذلیل سب الہی بدعت
 تھا شب و روز وہ خواہیں رضامند
 ہر گھڑی درج و نگارِ خوان و اندامِ احمد
 علمِ اہلن ہی سمجھتے ہیں کہ اسکا رتبہ
 کس قدر حق نے دیا تھا اسے انہیں حصہ
 انمرض کب سے یہ بات نہیں ہوتی حصول
 کہ ہیں ملک سے جبرین و پریشانِ عقول
 واقعی بات تو یہ ہے کہ شرفِ زمانے امام
 الہی بدعت بھی سرِ بزم نہ ہونے پائے
 جس پر بدعت نے ڈالی کئی بدعت کی جاء
 نیکووں الہی لعن کرتے کبھی مٹی کر
 کامیابی سے ہم ملتوں ہوتے جب وہ ب
 ایک ہی دار میں سب کو کیا ہی بارِ ستر
 مرحبا از تو شدہ دلیرِ سنت زعمہ
 اسے رضا کر خدا ذات گرامی حیرا
 اندرین دور وجودِ تو شدہ دھستِ حق
 دلی شادابِ نعلینِ سخن و ملتِ حق
 میں نے تو صیغہِ رضا میں کیا جو کچھ کہ بیان
 از ہر از غصہ ہے آگاہ ہیں اربابِ جہاں

اس کی جان نثاری دین کے واقعات سے اک واقعہ کا اظہار

اور اس کے ضمن میں اس کی تصانیف کا بیان بطور اختصار

واقعات اس سداے میں بکثرت مشہور
اس سے ہو جانے کی مظلوم بحسن و خوبی
اٹا یا بحر کے جو مشہور تھے عالم فاضل
سب کی آپس میں ہوئی اک جماعت قائم
نہ رہے ہر مخالف کی کچھ اسکو دہشت
نام نہاد سے جماعت ہوئی سب میں مشہور
جب کہ باضابطہ یہ انجمن غدا، بنی
کر کیا جائے تھے شہروں میں جلسہ ہر سال
عز میں نظم میں ایسا نہ ہو مضمون میں
گلہ گوچنے ہیں آپس میں چوں دینی بھائی
رائسی کیسے وہابی و غلامی کیسے
میرزا دینی ہو کوئی یا کہ توراتی ہو
ایک ہو جائیں بجم جیسے کہ شیر و شکر
جس قدر کافر و بدین یہاں ذکر کیے
اٹا یا بحر کے بڑے شہر میں جلسے ہر سال
آز میں نئی کے کھیلے ہے بہت روز گذار

ان میں سے اک کو کرتا ہوں جان و ذکر
ہاں نثاری سنن راجعت علی اسکی
الہ زور اور مشایخ ہوئے ان میں شامل
ایسے سامان کئے جس سے رہے وہ دائم
نہ اٹھائے یہ جماعت کبھی رنج و فرقت
کوئی رکن اسکا کوئی صدر کوئی صدر
بھر ہر اک رکن کے اور صدر کے دل میں فانی
کچھ ایسے ہوں یہاں جن سے مکمل حاصل ہوا
جس سے توحید کی لڑنے کی ہوتی ہو یہاں
مان لو اس کو بجا دور کرو خود رانی
تفرقہ کیا یہ آپس میں مدارج کیسے
ہر نیچر کا کوئی پیلا ہو یا بھائی ہو
تو تو میں میں نہیں ملگی ہے کریں اس سحر
رکن غدا ہوتے ان سب میں کہ لڑنے لڑنے
منفقہ ہوتے رہے از پنے تفصیل ہاں
مال و زر قوم سے تفصیل کیا لیل و نہار

مجھ سے ہوا جنگل اس وقت پڑنی خدمت
 بعدِ عداوتِ مخالف کے دیکھے مضمون
 پھر اسی وقت وہ جنش میں قم کو لہا
 پوری تحقیق سے لکھا وہ چنی کا دفتر
 دفترِ عداوت گمراہ میں بھیجا پہلے
 زورِ دفترِ عداوت میں اسی دم آیا
 پھر اثبات میں مودت ہوئی سنی کمال
 سختی رد کو ہوئے پتنگروں جاہلِ عالم
 برِ رشید و ہدایت کی ہوئی تباہی
 چلے کرتے رہے ہر سال وہ اہلِ خدمت
 احتجاجات کی تعداد کروں کیا میں پیش
 ردِ عداوت میں ہوا اتنے رسائل کا شمار
 ہیں رسالوں کے سوا اسکے بکثرت جوابے
 مجھ صرف یہاں اتنا ہوا ہے اتنا معلوم
 المرض کو ہوا نام و نشانِ عداوت
 مختلف اہلِ خلافت کے بدوں کی تردید
 جس کے ہمراہ رہے فضلِ خدائے اکبر
 شہداءِ علمِ خدادادِ امامِ دوستان
 اہلِ عداوت کے کیے چند فراہم اقوال
 بدعتی ضمیرا کوئی کافر و گمراہ کوئی
 باعثِ مغفرت ہوگی یہ قیمتی خدمت
 نکر و گمراہی سے پاسے وہ سراسر مضمون
 دلا کیا اس کا جو رد کرنے کے قابل پایا
 ہو کر مطبوع وہ شائع ہوا ردِ انور
 پھر اراکین کی جانب وہ گیا ہے کھلے
 دھبہ حقِ صدور و اراکین کے دلوں پر چھایا
 مگر عداوت سے خبردار ہوا ہر غافل
 مرضِ جہل سے فی الفور کج و سالم
 غلط جہل و خلافت کی مٹی طحیانی
 فکرو رد بھی تعاقب میں رہا ہے وہ خدمت
 اس نے تصنیف و رسائل کے سوسے کم و بیش
 کل تصانیف بہت اس صحیفہ ذراعات پر
 جس کو جو خوشی بریلی میں وہ آکر دیکھے
 آگے تفصیل تصانیف کروں گا مرقوم
 مل گئی خاک میں وہ حرکت و شانِ عداوت
 کر سکے گا تو وہی جس پہ ہو نہیں جائیہ
 اس پر غالب ہو بھلا ساری خدائی کی کر
 دور و نزدیک ہوا بفضلِ ستار
 ان پہ تحریر کیے علم پہ تحقیق کمال
 مذہب حق کا مخالف کوئی بد عداوت کوئی

قوم نے اپنا کیا دنوں جہاں کا نقصان
 کانٹ پر میں جو ہوا جلسہ بول کا ظہور
 ہمیں نکلا تھا کہ اسے فاضل عالی رتبہ
 عالموں کی طرف اس جلسے کی نسبت ہے حضور
 اعراض لے گئے تشریف وہ اعلیٰ حضرت
 چند کام انکے شامت سے مگرے آئے نظر
 دیکھ کر ایسی شامت کو ہوا دہج و حق
 مشکوٰۃ کی یہ بھری نکروں سے پا کر یہ کہا
 بس اس وقت سے وقت ہوئی اس پر جاری
 حالت گر یہیں یہ عرض کی اسے سہو جہاں
 دین حق سنت اطہر پر ہیں عمل آور
 ہے غیبیان تو ہی نور تجلی سے فریاد
 اسے نئی وقت مدد ہے کہ یہ سب ہا کردار
 اظہار ملتداد اسے خسرو دلا صحن
 میری خواہش ہے کہ میں سب کچھوں در شہید
 سنی بھائی میرے گروہ نہ ہونے پائیں
 جو کہ کھو بیٹھا ہے مل جائے اسے وہ گہر
 ہوں میں ناکارہ مگر سچا ہوں بندہ حیرا
 جیت عددہ کا مہرا ہے یہ طاقت کا نشان
 ہمد صدور تیری کیا فاضل کے حضور
 منتقد ہوگا طاق روز یہاں اک جلسہ
 آئے آپ کے آنے سے ہوگا ہمیں سرور
 تین دن تک دی اس جلسے میں انکی شرکت
 مذہب حق کے لئے تھے جو مثال شتر
 ہاتھوں سے کیا اس بارے میں اظہار حق
 ہم تو جانتے ہیں کچھ اس میں نہ لائے سولی
 مل گیا دل اور جئے آنکھوں سے آنسو ہادی
 خالق عرش پر میں ہادی بن و انسان
 اہل عقیدان و حقن کر کے کھنٹی مل کر
 مذہب پاک کی تو کرنا بیٹھ امداد
 چاہتے ہیں کہ مٹا دیں تیری سنت کی بہار
 اہل باطل کے تو حملوں سے چھاتھر دین
 جس سے ہو ملت حق کی سرسبز تانیہ
 گو برا ایمان کا دھوکے میں نہ کھینے پائیں
 جو گرا ہوا عظمت میں وہ نکلے باہر
 تیری امداد اگر بکلا سے گی بازو میرا

۱۔ جن کان پر کراہا استقبال کی وجہ سے وہ صرف ملت گرا، یا کہا۔

۲۔ صدور سے پہلے چلنے کے نام ہوتی ہے، امداد و سولی کو ملتی ہے۔

صفتِ فتاویٰ بطورِ مجموع وفرادی و دعائے اشاعت

بارہ جلدوں میں ہوا مجمعِ فتاویٰ رضا
ہر جلد ہے خلافت میں بڑا سا دفتر
ہر جلد میں ہے مرقوم مسائلِ صدہا
کل فتاویٰ میں اگر دیکھو تو ہیں چند ہزار
یعنی ہر علم کے ہر فن کے ہزاروں ٹکڑے
پھر نہ کسی طور گلستانِ شریعت ہو یہ
نیکووں کیسے بھی ہیں انہیں مسائلِ مرقوم
اک مفت اور بھی یہ ہے کہ جو کچھ دین کے
یہ وہ استاد ہے جو ہو گیا شاگرد اس کا
یہ وہ فرماں ہے کہ ہے جو غوثِ مہدی
اختلافاتِ ائمہ پر خیرِ داد کرے
اس مسئلہ پہلی قدم پھر میں دقتِ حساب
جہاں شرع کو کر دیتا ہے عالمِ فاضل
اس فتاویٰ کی مفت تحفہ کے ہو کس طور میں
جلد اول کی طرح جلد ہو بارب مطبوع
پھر فیض اس کا ہمیشہ رہے جاری بارب
فیہ ہم انکی اشاعت کا جو سماں ہو جائے
اہلِ سنت جو کریں دل سے توجہ اس پر

ہیں حاتم بھی کئی اسے جلد کے سرا
ہر فیہ ہے قوسط کے کتب سے بڑھ کر
نورِ تحقیق و ہدایت سے منور جلد
ہے ہر اک رنگ کا ہر پھول مثالِ گلزار
پھر کئی ایک زبانوں کے ہیں اس میں جملے
پھر نہ کسی بات سے بہتانِ جاہلیت ہو یہ
غیر میں اسلحہ جو دلائل کا ہے بالکل معدوم
اس فتاویٰ میں سے ہو جاتے ہیں اکثر پہلے
تھوڑی مدت میں بظاہر اسے اہلِ ایمان
ہے نہیں اس میں کوئی راہ کی ہانے کی
حلقِ قول بنا کر نہیں خوشہا کرے
یہ وہ عالم ہے کہ بجا ہے منزلِ چشما
عالمِ دین کو دیتا ہے فقیرِ کمال
خاص عاجز ہے نہاںِ ملکِ کراں کیسے جہاں
پھر بھی ہوگا زمانے پھر کا نام متبوع
اس کے یہاں ہیں ایسے نہیں سب کسب
پھر تو خورشیدِ بدلی ہر جگہ جہاں ہو جائے
کیوں نہ مطبوع پھر ہو جائے یہ دینی دفتر

جوگی سرور بہت راجہ رضا اسے پارہ خیر کوئی سے یہ ہے نہ بہت پارہ
اس سے بڑھکر نہیں دیا میں ہے خیر ہادی اس سے خوشنود خدا اور رسول ہادی

واقعاتِ تاریخِ رحلت

اب ہاں ہوتا ہے وہ حادثہ ہوئی تھا
نہ ظم حرمِ عالم جس نے زمانے کو کیا
نہ کیا چہرہ بریں آیا زمین کو لرزہ
چشمِ ابرہہ بھر سے ہوا ہادی چہرہ
ہاتفِ ملت نے اثر بادِ طریق کا چلا
خیرِ رشد و ہدی اور الم عینِ آقا
ماتنی ہمارے چین کر ہوئی سنت کی عروس
غیرہ دینِ طہر بھی ہوا چہ مردہ
اہلِ سنت کی مصیبت کا عیاں ہے دشوار
ماتنی کس سے کھینچا پانی بہنِ حالت
اٹھ گیا ہند سے افسوس وہ ظلمِ زمان
چھپ گیا اور اہل میں وہ سرِ علم و عمل
تمام لیں اپنے کیجے کو بھانپ رضا
اب تفصیل سے سنیں غور سے احوالِ وقا
جب کہ تاریخ ہوئی بادِ صحر کی بھجیج
سالِ چالیسواں تھا حیرِ صدی کے اوپر
لفظِ گر گیا اس گیتی ثانی سے سطر
کہہ چکا جیسے ہی لفظ وہ عارف ہاتھ
حالتِ اہلِ بریلی کا کروں کیا افشا
نہ ظم حرمِ عالم جس نے زمانے کو کیا
چشمِ ابرہہ بھر سے ہوا ہادی چہرہ
خیرِ رشد و ہدی اور الم عینِ آقا
ماتنی ہمارے چین کر ہوئی سنت کی عروس
غیرہ دینِ طہر بھی ہوا چہ مردہ
اہلِ سنت کی مصیبت کا عیاں ہے دشوار
ماتنی کس سے کھینچا پانی بہنِ حالت
اٹھ گیا ہند سے افسوس وہ ظلمِ زمان
چھپ گیا اور اہل میں وہ سرِ علم و عمل
تمام لیں اپنے کیجے کو بھانپ رضا
اب تفصیل سے سنیں غور سے احوالِ وقا
جب کہ تاریخ ہوئی بادِ صحر کی بھجیج
سالِ چالیسواں تھا حیرِ صدی کے اوپر
لفظِ گر گیا اس گیتی ثانی سے سطر
کہہ چکا جیسے ہی لفظ وہ عارف ہاتھ
حالتِ اہلِ بریلی کا کروں کیا افشا

کان میں جس کے ہر ذرے پر نور و جلال
 اسی حالت میں وہ بھلا کہ جسے اس پر نواز
 دوسرے روز جنازے کو اٹھایا اس کے
 نوٹے ہڑتے تھے مسلمان اٹھانے کیلئے
 اس قدر ساتھ جانے کا تھا لوگوں کا ہجوم
 جس طرف اٹھتی تھیں ہر جسے مسلمان مظلوم
 مید گاہ لے گئے وہ پاک جنازہ باب
 کہ نماز اس کی وہاں پر ہو چکی ہے انب
 شہر میں ایسا نہ مظلوم ہوا کوئی مقام
 کہ جہاں اتنی جماعت کو ملے جائے قیام
 غم سے کر کے فراغت ہوئی پھر انکی نماز
 اس گزری کیسا ساں تھا نہیں وہ انداز
 کوئی بنو تو کسی پر ہوئی رقت طاری
 کوئی ٹھیک کسی کی آنکھ سے آنسو جاری
 کوئی کہتا کہ رضا سے رہے راضی مولا
 رقت و فضل خدا اس پر رہے سایہ گلن
 مصر کے وقت ہوا دفن وہ شہدائے سنن
 اس میں مدفون ہوا تاب محبوب خدا
 لائق مسجد انور جو ہے بیت اعلیٰ
 کیا ہاں ہو سکے اس دہری شان و شوکت
 جس میں روز قیامت رجوع عالی شان
 ہے وہ بیت پیر اکبر اعلیٰ حضرت
 نیر چراغ سنن اختر ادب عرفان
 ختم ہو گیا اس دار فانی سے جیسے
 اب جہاں میں کوئی غمخوار و مددگار نہیں
 صرف اٹکی نہیں عالم کی ہوئی اس سے رحمت
 کس چہری میں ہیں افسوس کوئی یاد نہیں

فضائل پسران اعلیٰ حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب

مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب زید محمد ہماؤد کر خرقہ پوشی پسر اکبر
 حضرت استاد ہوتا ہے تو کہیں اسے نمود
 علم میں فضل میں اقبال ہی ہیں دونوں کامل
 جہت طبع میں ممتاز ہی ہیں دونوں کامل
 اہل بدعت کیلئے دونوں ہیں سیف مسلول
 کیوں نہ ہو ہیں اسی گھن کے نزدیک و بھول

ہیں اسی شجرہٴ بیتانِ بدنی کے وہ شجر
 ہیں اسی بحرِ جامعیت سے وہ نہریں جاری
 جانشینی کے مناسب تھے وہی ابنِ کبیر
 منصب و عہدہٴ انوارِ قضاء کے سرور
 عرسِ بیہوشی میں خلافت کا عمارِ سر پر
 فروزِ فکرِ مشائخ کو بیہوشِ عشا
 جانشینی ہو سہارک تھے اسے اپنی رضا
 بول بالا ہو تری ذات سے دینِ حق کا
 ہو شریعت میں طریقت میں مثالِ والد
 ہیں اسی کائنِ کرامت کے وہ انوار
 ان سے سیراب نہ کسی طور ہو دنیا ساری
 تھے سزاوارِ خلافت وہی خلیفہ کے ضمیر
 برحقِ معقول کے معقول کے ماہِ انوار
 پورا کبر کے بندہٴ خاشی ہوئے اربابِ ہر
 شاہِ مہدیؑ نے بعدِ لطف اسے پہنایا
 خرقہٴ پہنٹی خلافت اُسی سہارک ہو سدا
 بدعتیں ہوں تھے ہاتھوں سے ڈھیل اور سدا
 ناصر و زہد کن و فیض رساں اسی حامد

مناجات

ہے یہی وقت دعا ہائے الٰہی نمود
 عاجزی اور مغزاع سے ہو عرضِ مقصود
 یا الہی ہے تری ہم پہ لہایت رحمت
 ہے ترا جودِ اتم لطف و کرم ہے غایت
 ایسے مرشد کی نقادی کا شرف ہم کو عطا
 میری رحمت نے کیا میری حمایت سے ہوا
 جو مقامات جن میں ہو مقامِ اہل
 ہو ترے لطف و کرم سے وہی اسکا مددنی
 اے خدا اس کے ترقی و ارتقاء کی ضیاء
 دمِ دم لطفِ لطف ہو فروانی پہ سدا
 اگلے گمراہوں کو اور جملہ پانوں کو خدا
 نصیبِ مہر و قسلی و سکون کر دے عطا

۱۔ عرسِ بیہوشی کا عمارِ سر پر، بیہوشی، مدحی اور غرض سے کہنا کہ شایہ کرامت سے عبادِ مخلصین سے عطا ہے کہ یہ مشائخ کا جعفریہ اور شریعتیہ ہے۔

۲۔ اس زمانے میں صاحبِ جود و دین و شرف کی معرفت ہوا اور اس سے یہ کہنا کہ بدی صاحبِ زہد و عظیم ہے۔

جوشِ زن اس کا ہے جشتِ نہیں بروم تا قیامت رہیں سیراب سب دلِ عالم
 کر غلامِ رضا کو بھی عطا میرا قرار دستِ افضل ترا ان پر ہے لیل و نہار
 اس کی اُلفت میں محبت میں جلا تا ہم کو اسکے بندوں میں غلاموں میں افتخار ہو سکے
 ہم سے راضی ہو رہے ہار تو اس سے راضی وہ دعائے میں جاری ہو تو اسکا حامی
 اسے خدا ضرور اجابت سے دعا پائے نیا اس کے صفحے میں جسے تو نے صیب اپنا کیا
 تیرے اس پاک پیر پر صلوات اور سلام آلِ اصحابِ ہر اکے ہیں ہوائِ پگی دام

صاحبِ ترجمہ قدس سرہ کے وہ دعائے جو علمائے حرمین مطہرین نے فرمائے
 اور دعائیں دیں جن کے اظہار کا وعدہ آخرِ قلم میں کیا گیا تھا
 وہ بطور اختصار یہ ہیں۔

نام: سولانا محمد سید ابن محمد باصیل مفتی شافعیہ دہلیکے طالبِ کرم

معافیہ کلمات: عزاء اللہ عن الإسلام والمسلمین افضل العزاء وشکر
 مسحاء وادام جزاء وجمال وکماله فی دنیاہ و آخرتہ
 توضیح: اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش
 قبول فرمائے اور اس کی عزت و جمال و کمال و نیاؤ آخرت میں بیکرے۔

نام: سولانا محمد صادق ابن محمد قزاقی کمال مفتی کرم

معافیہ کلمات: کثر اللہ لکمالہ و احسن ملہ و عظم لنا ولہ بالحسنی
 و زیادۃ فلقند احوال طبعنا لکمالہ و اللہ تعالیٰ نصرۃ الحق و ازہقنا الباطل (صفحہ ۱۲۱)
 توضیح: اللہ تعالیٰ اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام اچھا بنائے اور ہمارا اور اس

[illegible]

فہم حصہ: ازاں بعد میں نے سردار فاضل طلاسہ کمال برادر دینی مولانا احمد رضا کے جواب دیکھے اللہ اس کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو نئی پسندیدہ کے گروہ میں اٹھائے و اللہ کر معصوف نے تمام طوائف اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے اور اس کے فضل سے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی کرے۔

Plasma Membrane

وَحَرَّاهُ عَنِ الْأَمَةِ لِفَضْلِ الْحَرَّاءِ (ق ١٦٥)

ترجمہ: مصنف کی غویٰ اللہ کیلئے ہے کس قدر حاذق اور کتنا خوبصورت! اللہ تعالیٰ اس کی درازائی عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امت مرحومہ کے طرف سے افضل جزا دے۔

نام: _____

ملاحظات: لقد اطلعت على ما كتبه العلامة الأوحى الهمام الأسعد

مولانا الشیخ احمد رضا بلقہ اللہ تعالیٰ کل مقام احمد حمزہ اللہ
احسن جزاء وجعلہ ذخیرۃ لهذا الدین، وکثر اللہ من مثله علی سر
المنین آمین۔

ترجمہ: میں مطلع ہوا اس پر جو کلمہ طہارت یکا صاحبِ محبت بدرتِ ۱۴۱۲ھ
رضائے اللہ تعالیٰ اسے مقام کمال محتاج کو پہنچائے، اللہ اسے اپنی جزاؤں میں
سب سے بہترین جزاء عطا فرمائے اور دینِ حقین کی حاجتوں کے وقت کام آنے
کیلئے اسے ذخیرہ بنائے اور دہائے مدت تک اسکے ذریعے لوگ اہلسنت میں
بکثرت لائے آمین۔

۴۔ عالمِ پاک حضرت مولانا قاضی

عقیدہ کلمات: هذه الأمانة السديدة الدالة على رسوخ علوم المؤلف
العلم العلامة والفهم الذي هو في الأمانة بمنزلة العين في الإنسان
جزاء الله تعالى عنا وعن المسلمين عبر الحزاء في دار الأولى والأخرة
ولفعا الله تعالى والمسلمين بعلومه مادامت ساطعة الشمس طالعة
والشمس ساطعة۔ (ف، ۱۲۹)

ترجمہ: یہ جوابِ کج اصواب بتا رہے ہیں کہ مؤلف عالم طہارت قاضی تمام کلمات
میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ، ان کے علوم بہت کچے ہیں، اللہ تعالیٰ
انہیں دنیا و آخرت میں عاری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا کرے،
اور ہمیں اور سب اہلِ سلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے، تب تک سورج چمکے اور
ستارے طلوع کریں۔

نام: مولانا سید طویل بن حافظ کتب سید طویل بن حافظ کتب حرم شریف

معانیہ تکلیفات: فقد اطلمت علی أحویة العلامة القهاتة الشیخ أحمد رضا فوجدتها ثمة المعانی والألفاظ التي لا يشر علی مثلها أكثر الحفظ أعلی الله مذا له فی أعلی علقین مع أصحابه الأتباء والمرسلین آمین۔ (رد: ۱۳۶)

توضیح: علامہ مولانا احمد رضا کے جواب میری فکر میں آئے ہیں میں نے معانی میں کمال اور الفاظ میں نام پائے ایسی تصنیف پر اکثر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظ عظم کہلاتے ہیں اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوس کے غروں میں اپنے پیادے انہما ہر علمین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے آمین۔

نام: مولانا غفر محمد خان نظامی آبادی حرمین المکرمین

معانیہ تکلیفات: لا یری ہذا المسألة النقص فلوها وإن أمکن السجودها من غیر مؤلفها الاکتمن السجود، لکنها مما یستبعد إتمامها فیما ذکره من زمان قصیر۔ (رد: ۱۳۷)

توضیح: کیا اس سوجود پر لے کو نہیں دیکھتے کہ مصنف کسی اثر پر مجوز ہیں، کمال مایہ علم کے ساتھ اگر چند سراجی لکھ سکے مگر یہ بہت دور ہے کہ ایسی تحریر اتنی مدت کو تیار مذکور میں قائم ہو سکے۔

نام: مولانا آدم بن جمیری

معانیہ تکلیفات: الأخ الصالح العالم العلامة أحمد رضا عان سلمه الله الحنّان۔ (رد: ۱۳۸)

توضیح: برادر صالح عالم علامہ احمد رضا خان سلطانہ الرحمن

نام: مولانا عبدالرزاق قادری قلی النبی عبدالصمد قادری

مطابقہ کتبغات: هذه المجلدات الثمانية التي كتبها المعلم العلامة عمدة المحققين وعلاصة لعمل العلم والدين الشيخ أحمد رضا رزقا الله وإياه شفاعته قسبي المصطفى، لم أر في لساني يستد لمداح مؤلفها والإطراء بذكر مصنفها والتي لعظمى أن يمدح هذا العلم الكامل، ولين قترها من يد المصنوع. (ف ۱۵۱-۱۵۳)

فَحَسْرَةُ الشَّيْءِ غَدَاةٌ خَيْرٌ مِنْهُ
وَوَقْدَةُ بَيْنَ نَفْسٍ وَنَفْسٍ خَيْرٌ مِنْهُ
وَحَسْبُكَ حَافَاةٌ مَا تَرَوْهُمْ وَتَرَجِعُهُمْ
وَكُنْ تَابُوتٌ لِقَوْمٍ قُلُوبُهُمْ وَانْفِضُوا
ترجمہ: یہ حال انہ جسے عالم علم مریمہ انگلیں غلام ریل علم و بین مولانا احمد رضا نے لکھا اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفیٰ کی شفاعت نصیب کریں میں دو زبان نہیں پاتا حمد و مدح مؤلف میں رواں ہو اور ذکر مصنف کی شان طواس ہو اور الحمد جیسا اس عالم کامل کی کہاں مدح کر سکے اور ذرا تک ہاتھ کیے کر پائے۔

خدا نے پاک اسے بھر بڑا دے ہر حاسد کے گروں سے بچائے

مراوی آرزو نہیں پوری فرمائے رضا محمد کا غلط پہنائے

نام: مولانا شیخ امروکی قلی چشتی ساری لادائی قادری حرم شریف و مدرسہ

امریہ القریہ مظفر داجل خٹکائے جاگی مولوی شاہ عبداللہ عبداللہ صاحب

مطابقہ کتبغات: قلله مره لقد اجاد فيما افاد المؤلف كثر الله انكاه واسعد له ماله كيف لا وهو النفي، النفي، العلم، الفضل والفاضل، الكامل، الأدب، الأريب، الحبيب، السبب، الحلوي، جميع العلوم من المنطوق والمفهوم معي الشرح السية ومؤيد الطريقة الشرعية

الملک السعد الفلک القریب سراج الزمان مولانا مولوی الحاج
 محمد احمد رضا خان بن الفاضل مولانا مولوی الحاج محمد تقی
 علی خان منحه سحائل المعطرة والرخوانه جزاعنا الله عنا وعن
 المسلمين غیر الحزاء وحشرنا وایاهم تحت لواء سید ولد عدنان اِلا
 وهو الحبرا الفہام انی بالسبب الصمیم لعلی کل دلیل لا دلیل لا
 یضطرب عن قل و قیل و کل سطر سطر کحرف الا کلیل بل هذا هو
 الفصل الحین النافع بین الناعم والنعیم ۔ (۱۶۹-۱۶۳)

ترجمہ: مصنف کی خواہاں ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اس نے جبہ انار سے دے دیے اللہ
 تعالیٰ اہلسنت میں اس کے امثال برہمائے اور اس کا انجام سعید فرمائے اور کیوں نہ ہو
 کہ وہ کون ہی ستم پر بیزار عالم عامل فاضل کامل و لب مائل مسبب دونوں
 میں ذی لڑتے جسے مخلوق و مطہوم مجمع علوم کی جامعیت زعمہ کی شریعت روشن قوت
 و طریقت اس میں سعید فرشتہ آسمان یکجا پرورش زماں مولانا مولوی حاجی محمد احمد رضا
 خاں ابن فاضل مستغرق ہوا یہائے مظہرے درخشاں مولانا مولوی حاجی محمد تقی علی
 خاں اللہ عزوجل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا
 فرمائے اور ہمیں اور جن کو سردار و اولاد و ایمان کے زیر نگین رکھائے یہاں ہیں وہ علوم
 کو حسن دینے والا کثیر الفہم و تقی رہا لایا جس کی وسعت کی نہ کرے اس کی ہر دلیل پر
 دلیل ہے جو کسی کی شکوک سے جنم نہ کرے ہر سطر کہ ان دونوں میں آشکار ہے گویا
 کفارہ آج جاہر نگار ہے ہاں جواب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والا ہے نرم
 و درشت کو پہچان کر جدا کر دینے کا آکر ہے

نام: مولانا عبدالوہاب بن عبدالصمد خلی قاری کی

مقامیہ کتب خانہ: العالم العلامة الحلیل الشہیر الفاضل قدسہ الأمان الشیخ
 أحمد رضا علان حماد اللہ من ضرور الزمان، وجزاء اللہ عن الإسلام
 والمسلمین وبلغ اسماء ومنحه الحکمة وفصل الخطاب والحد من حسن
 أجرتها لعل العلم وفوی الألباب۔ (د: ۱۰۰۰)

ترجمہ: عالم علامہ زبردست مشہور فاضل مقتدی فاضل مولانا احمد رضا خاں پروردگار
 شرا و زمانہ سے انکی حفاظت فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے اسکو جزا دیکر
 دلی آرزوؤں کو پہنچائے اور اسے حکم عظم اور ہدایت میں قول لعل کہنا کرے اور ان
 جہانوں کی غریب سے اعلیٰ عظم و ادب و اعلیٰ کو فائدہ سے متاثر فرمائے۔

نام: مولانا سعید الحسن علی قادری کی

مقامیہ کتب خانہ: العالم العلامة والحر القلنامہ الشیخ أحمد رضا متنا اللہ
 بکول حیاته والاض علیہ من برکاته۔ (د: ۱۰۶۰)

ترجمہ: عالم علامہ علوم کرمین دینے والے الیہ مولانا احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی
 درازی عمر سے بہرہ یاب فرمائے اور اس کی برکتوں کا ہمیں فیض پہنچائے۔

نام: مولانا حافظ عبداللطیف قادری قادری کی

مقامیہ کتب خانہ: طاعت، هذه المعجزة فوجنتها طی بابها غریبة صغرت
 عن علم سابق وطعن رائق فجزاء اللہ تعالیٰ عن: جمیع اعلیٰ الإسلام
 أحسن الجزاء ورزقنا وإیاء شفاعة سید الأصفیاء۔ (د: ۱۰۷۰)

ترجمہ: میں نے یہ حال دیکھا تو اسے پایا کہ اپنے باب میں گوبر یکساں ہے سبقت یہاں نے
 دے لے علم اور تعجب میں آئے دے لے ان سے پیدا ہے اللہ تعالیٰ مصعب ہمارا کو تمام

اہل اسلام کی طرف سے ہجر جزاء سے اور ہمیں خود اسے شفاعت سے اجازت دینا۔
روزی فرماتے۔

عام سوال: شیخ الحدیث امجدی رحمہ اللہ میرا دوسرا خطیب امام محمد حرام

معاذہ کلمات: العلامة المعطل الذي يصور أبعاده يحل المشاكل والمعطل، المستى بأحمد رضا عان، وقد وفق إسمه مستاه، وطابق عز الفاضل جوهر معناه، فهو كثر الفائق المتعصب من عرائن الذميرة، ونفس المعارف المشرقة في الظهيرة، كشفاف مشكلات العلوم في الباطن والظاهر، يحل لكل من وقف على فضله أن يقول كم ترك الأول للأمر.

وَقَدْ كَانَ كُنْتُ الْأَجْمَرُ زَمَنًا لَا بِنَاءَ لِمَنْ تَسْطِطُ الْأَوَّلُ
وَكُنْتُ عَلَى الْقَلْبِ بِشَيْئِكُمْ أَنْ يُخْصَعُ الْقَلَمُ لِي وَأَحْبَبُ
عَمْرَاءَ اللَّهِ تَعَالَى عَنِ الْمُسْلِمِينَ الْمُتَقَدِّمِينَ بِأَمَةِ الْهُدَى وَالْبَيْنِ الْحَرَامِ
الْوَهْمِ وَقَدْ بَدَّ وَتَعَالَيْهِ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْإِزَالِ عَلَى سِرِّ الزَّمَانِ رَافِعًا
لَوْلَا الْحَقُّ لَعَصَا لَأَعْلَهُ مَا تَعَلَّبَ الْمَلَوَانِ وَمَقَّعَ اللَّهُ الْوُجُودَ بِحَيَاتِهِ وَمَا
بَرَحَ مَلْحُوظًا بِعَوْنِ اللَّهِ وَمَعَانِيهِ. (ج ۲۰)

ترجمہ: علامہ فاضل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے حلقوں اور دشواریوں کو حل کرتا ہے۔ احمد رضا خان حرام یا کسی ہے اور انکے کام کا سونپ اس کے سنی کے جہاد سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ ہار کیوں کا ٹرانس ہے ٹھوٹا گلیچوں سے بچتا ہوا اور معرفت کا آداب ہے جو نیک اور پیر کو چمکتا علموں کے حقائق ظاہر و باطن کا نہایت کھولنے والا چراغ ہے آگاہ ہوا ہے مزید ہے کہ "اگے دیکھنا"

کے لئے بہت جگہ چھوڑ گئے۔

زمانے میں میں گرچہ آخر ہوا وہاں اس جو انگوں سے ملنے نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا مصائب نہ جان کیا یک شخص میں جمع ہو سب جہاں
اللہ تعالیٰ صفت کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو آخر ہدایت دین کے پیرو
ہیں، جہاں کثیرہ سے گوارا اس کی ذات گوارا کے تعینات سے انگوں اور پچھلوں کو
نہج بخشے اور وہ اتنی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا، اہل حق کو دوا چاہے، جب تک
صحیح و قائم ہوا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہاں کو بہرہ مند کرے اور
بیشمار دہائیوں کی نیکوئی کی نگاہیں پر رہے۔

نام مولانا شیخ علی بن محمد بن کمال

بصالحہ کلمات: حلیق بالقبول والإذعان، ما جاء به هذا النعم فلا مع،
والسيف القامع رقاب الوعایة ومن كان لهم تابع، الشيخ الكبير،
والعلم الشهير، مولانا ولدوتنا أحمد رضا خان البریلوی سلمہ اللہ
وأحمد علی أحمد الدین القلزمین۔ (ج ۱۰)

توضیح: مائے اور گردے کی کے کائنات ہے، جس کو یہ روشن ستاروں کا یاد دہانی اور ان
کے تابعین کی گردوں پر چنگ بریں، استاد معظم اور نامور حکام سرور اور حکام اور
رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل
جانے والوں پر اس کو فتح دے۔

نام مولانا شیخ محمد عبدالقادر شاہ صاحب الزادہ علی بن عبدالکمال

بصالحہ کلمات: العلامة البحر الطمطم، المقوال المفضل المنعم، الذكر
البحر النعم، الأربب اللیب النعم، فوالشرف والمجد المقدم،

لقد کنی لکرم، مولانا القہامۃ الحاج، أحمد رضا علی کنان اللہ
 لہ ایضا کنان، ولطف بہ فی کل مکان، فی ما یسط وحق، وعبط
 وحق، انسط وزعد، وأرشد وعدی، فہب أن یتكون المرجع عند
 الإشبہاء إلیہ، والقمول علیہ فخرہ اللہ الخراء الشام، واسیع علیہ نعمہ
 غایۃ الإنعام، وأطال طیلتہ طوال النعم المستدام، بارئہ عین لا یسام
 فیہ ولا یسام۔

ترجمہ: عالم عظیم در پائے ذخائر پر گو بہار فضل کثیر الاحسان و لبر در پائے بلند ہمت
 ذہین دانشمند، گزینہ پید کنادر شرف و عزت، سبقت والے صاحب ذکاوت و سحرے نہایت
 کرم والے حارے سوا کثیر اللہم جانی احمد رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہوا خدا کا سہر
 اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس تفصیل تحقیق در باب وضبط و تدقیق میں رہا
 صواب پائی انصاف کیا اور عدل کیا اور رعنائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ فیہ
 کے وقت اس تحقیق کی طرف رجوع کیا جائے اور اسی پر اکتفا ہو تو اللہ اسے پوری
 جزا بخشے اور اس پر امتحان دے گی اپنی نعمتیں کثیر وافر کرے اور ابد الابد تک اس کے
 فضل کو منہ کرے، نہایت وسیع بخش کے ساتھ جس سے کسی نہ آکائے، نہ کوئی
 حادث پیش آئے۔

نام: مولانا محمد یوسف خیل

مناقبہ کلمات: حضرت الفاضل شکر اللہ سبہ وکۃ الید الطربی عند اللہ
 ورسولہ۔ (ج ۱ ص ۶۷)

ترجمہ: حضرت فاضل کی اللہ تعالیٰ سنی مٹھو کرے اور اللہ و رسول کے نزدیک اس کا
 بڑا اللہ ہے۔

نام مولانا محمد زوق الدینی گاندی بھرام

عقائد کلمات: قد من الله تعالى على وله الحمد والشكر بالإجماع
 بحضرة العالم العلامة، والبحر الفهماء، ذی المزاج الفزيرة،
 والتضائل الشهيرة، والذليل الفكرة في أصول الدين وفروعه
 وعرفات العلم وجموعه التي يضي الحق بها من نور مشكاة
 فأبصرت من أوصاف كماله سالا استطاع أبصرت علم علم على
 السطر، وبحر معارف تتدفق منه المسائل كالأنهار صاحب الذكاء
 الفارع، حامل العلوم الذي سبها الفرائع، المطلق بلسانه في حفظ
 تقرير علوم الفرائع، المسؤولي على الكلام والفقه والفرائض، المحافظ
 بتوفيق الله تعالى على الآداب والفنون والتواضعات والفرائض، استعلا
 العربية والحساب، بحر المطلق الذي تكسب منه لاله أي اكتساب
 سهل الوصول إلى علم الأصول، إذ لم يزل لها راضا، حضرة مولانا
 العلامة الفاضل المولوی البریلوی الشیخ أحمد رضا لطال الله حياته،
 وأدام في الدارين سلامته، وحمل قلعه سبطاً مسلولاً يقمده إلا في رقاب
 الميطلين، آمين اللهم آمين۔ (ج: ۳۹-۴۰)

قد كرت عند رؤياه قول الشاعر،

كَانَتْ مَسْجِدَ الرُّسُلِ بَيْنَ نَحْبَرَيْنِ عَنْ أَحَدَيْنِ سَجْدَ الْكَلْبِ الْخَبَرِ
 ثُمَّ أَتَيْنَا فَلَا وَاللَّهِ مَا نَظَرْتُ إِذْ نَازَى أَحْسَنَ مِمَّا قَدْ رَأَى بَصَرِي

ورایت نفسی ذاعی و حصر عن البلوغ فی وصفه فی البیعة والوطن۔

ترجمہ: بے شک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت عالم نظام سے ملا جو زبردست عالم و ریائے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں و انفرادی بڑائیاں ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے علم و مجموعہ ہیں تصانیف و تصانیف ان کے نور و قدرتی سے حق روشن ہوا تو میں نے وہ کمال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہ بلند دیکھا جس کے نور کا ستون لا پنا ہے اور سرسبزوں کا ایسا اور با جس سے مساکین و غریبوں کی طرح چمکنے ہیں میرا ب (ابن و لا) ایسے علموں کا صاحب جن سے نفاذ کے ذریعے بند کے گئے تقریر علوم و دین کی مخالفت میں طاقتور زبان و لا جو علم کا مہذب و فرائض پر غلبے کے ساتھ حاوی ہے۔ تو فنی الہی سے مستحبات و مشہور و اجابات و فرائض پر مخالفت کرنے والا عربیت و حساب کا ماہر متعلق کا اور با جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور کیسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علم اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ ہمیشہ انکی ریاست رکھتا ہے حضرت مولانا نظام فاضل مولوی بریلوی و لا رضا اللہ تعالیٰ انکی مراد کرے اور دونوں جہاں میں اسے ہمیشہ سلامت رکھے اور اس کے غم کو و قحط پر بند کرے جس کا انجام نہ ہو گراں بھگان کی گردنیں ایسی ہی کر یا خدا ایسی ہی۔ تو مجھے انکی دیکھ کر شاعر صاحب کا یہ قول یاد آیا،

گاہے جانب احمد سے جوتے تھے یہاں حال دریاں پست چاہتا تھا نہایت اچھا
جب طے ہم تو خدا کی قسم ان کا لوں نے اس سے بھرتہ سنا تھا جو نظر سے دیکھا
اور میں نے اپنے آپ کو انکی مدح میں مراد و خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و
رد اندہ دیکھا۔

نام: مولانا محمد عابد بن محمد حسین مفتی سرمدی دہلی

معانیہ کلمات: لما وفق الله لإحياء دينه التوفيق في هذا القرن ذي الفتن و
 الشرّ العصيم، من لولا به عبوراً من ورتة سبّد المرسلين، سبّد العلماء
 الأعلام وفضل الفضلاء، الكرام، وسعد الملة والدين، أحمد السير،
 والعدل لرضا في كل وطرف العالم العامل ذو الإحسان، حضرة قنوتی
 أحمد رضا خان، فقام في ذلك بفرع الكفاية، وقمع براحیه القاطنة
 ضلالة المبطلین البادية للوی القراية، ومن الله على في أسعد الأوقات
 وأشرف الظروف، وأمرک المساعات، بالتمنّ بسمس سعوده وقليل
 بساحة إحسانه وجوده (ج ۱۶-۱۷)

توضیح: جب کہ اس جنّت اور عالمگیر شہ کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس دینی جنّت کو
 زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھلائی کا دار اور کیا، جو سید عالم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے۔ ملائے مشاہیر کا سردار اور معزز مخلصوں کا
 بانی، انکار، دین و اسلام کی سعادت، نہایت محمود میرت، ہر کام میں پابندیدہ،
 صاحب عدل عالم باعمل، صاحب احسان، حضرت مولانا احمد رضا خاں کو اس نے
 اس باب میں فرض کھایا اور اپنی قلبی جنّتوں سے طلب بظان کی اس گراہی
 کا قلع قمع کر دیا جو اس باب علم پر ظاہری اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک وقت اور
 سب سے بہادر تر مسامت میں، محمد پر احسان کیا کہ مثلاً ایہ کے آفتاب سعادت
 سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں، میں نے پہنچائی۔

نام: مولانا محمد عابد بن محمد حسین مفتی دہلی

معانیہ کلمات: بحری الله حضرة ذي الاحسان قنوتی أحمد رضا خان،

حيث قام يعرض الكفاية، ووقفه لما يحب و يرצה، وبعده من البحر ما
يتناهى امين اللهم امين۔ (ج: ۶۹)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حضرت صاحب احسان مولیٰ احمد رضا خاں کو جزا عطا فرمائے کہ
اس نے فرض کیا یہ کیا اور اسے اپنی محبوب و پسندیدہ باتوں کی توفیق سے اور اس
کے سب مراد اسے غیر عطا فرمائے مایہی کر اسے اللہ ایما ہی۔

نام: مولانا شیخ اسحق احمد زبان درہ کی حرم شریف

معارفہ کلمات: دائرة الزمان، ونیحة الأوان، العلامة الذی انصرفت بہ
الأوامر علی الأوائل والقبالة الذی ترک بتیانہ سبحان بقل، سیدی
وسیدی الشیخ أحمد رضا عان الہدی سکن اللہ من رباب اعلیہ
حسامہ، ونشر علی عام عزہ اعلیہ۔ (ج: ۷۰)

ترجمہ: دارِ روزگار و عمارتِ کل و نہاد ہے وہ عمارت جس کے سب بچنے لگوں پر فر
کرتے ہیں اور بچل نہیں دلا جس نے اپنے بیان روشن سے جہان فصیح البیان کو باطل
ہے زبان کر چھوڑا اور اسرار اور میری سند حضرت احمد رضا خاں پر غیبتی اللہ تعالیٰ
اس کے دشمنوں کی گزروں پر اس کی گوارہ کو قاید سے اور اس کے سزاوت پر اس کے
نکاتوں کو کشادہ کرے۔

نام: مولانا شیخ عبدالرحمن زبان درہ

معارفہ کلمات: عبدة العلماء العاملين، زيادة الفضلاء الراسخين، علامة
الزمان واحد النعم والأوان، الذی شهد له علماء الهند الحرام، بلکہ
السید الفرد الإمام سیدی وملائی، الشیخ أحمد رضا عان الہدی
منصفاً اللہ بحیالہ والمسلمین ومنحلی عہدہ فإن عہدہ ہدی سید

المرسلین، وحفظہ من جمیع صہابہ علی زعم أنوف الحاسدين۔

ترجمہ: عالمان یا محل کا مستند اور رسوخ والے فاضلوں کا غلام غلام نہاں یکساںے
رازدگار جس کے لئے طائے مکہ معظمہ کو اسی دے دے ہے جس کو وہ مردار ہے بے نظیر
ہے امام ہے میرے مردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ
تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی
راش نصیب کرے کہ اس کی راش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راش ہے اور
حاسدوں کی ٹاک خاک میں دگڑنے کو شش بہت سے اس کی حفاظت کرے۔

قام محمد بن يوسف الفخاني بعد رسد من صلاته والتحقه معظم

ترجمہ: الفاضل العلامة والحرر الفقہاء المستمسک بحبل اللہ
المعین، المتعاطف منذ الشریعة والدين، من قصرت لسان البلاغة عن
بلوغ شکره، وعجز عن القيام بحقه وبره، الذي انقصر بوجود الزمان
مولانا احمد رضا خاں، لا زال سابقاً سبیل الرشاد، وناشر التوبة الفضل
علی رأس العباد، وادامہ اللہ للذب عن الشریعة العزیزہ ومکن حسنة
من رقاب الأعداء (ج ۶۶)

ترجمہ: فاضل غلام در پائے لہار جو اللہ کی مضبوطی تھا ہے ہونے ہے دین و
شریعت کے ستون راشی کا حافظہ مجھہاں وہ کہ زبان بلاغت کا شکر چراغ ہوا کرتے
ہیں قاصران کے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جسکے وجود پر زمانے کو
تاز ہے مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے
سروں پر فضل کے نیکان پہنچاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ تعالیٰ اسے
بندوں کے سروں پر ہمیشہ رکھے اور انکی تلواریں کو دشمنوں کی گزروں میں جکڑے۔

نام سوانح محمد صالح ابن محمد باقر

معانیہ کلمات: اِن اللہ جلّت عظمت و عظمت منہ، قد وفق من اختاره من عبادہ للقيام بعصمة هذه الشريعة الثغراء و لعمدہ بتولّیہ الأئمام فإذا أظلم لیل الشبهة اطلع من سماء علمہ بنوراً و هو العالم الفاضل، الماهر الكامل، صاحب الأئمام العقیقہ، والمعانی الرقیعہ، الإمام أحمد رضا عیان شکر اللہ سبحہ و أسدہ بالمرغین، لفتح الملحدین بحمد سید المرسلین۔

ترجمہ: وہ ایک اندرز دل نے جس کی عظمت مجلّ نور احسان عظیم ہے اپنے پیوند یہ بندے کو اس شریعتِ دہان کی خدمت کی توفیق بخشی نورِ تقدیریں عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب بھی عیب کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمانِ علم سے ایک چودھوی رات کا چاند نکالتا ہے اور وہ عالمِ فاضل باہرِ کمال ہر ایک نہیں وہاں بلکہ مسحوں و اللہ امامِ احمد رضا عیان ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوشش قبول کرے اور بے دینوں کی جڑ اکھڑنے کے لئے قیمتی جہتوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا بہت کار۔

نام سوانح محمد سعید ابن محمد عبداللہ درویش محمد حرام

معانیہ کلمات: اِن من حلال التعم فی لا نیت فی ساحة شکرها اِن فیض الشیخ الإنعام والبرہم، برکۃ الأئمام و بقیۃ السلف الکرام، أحمدا الأئمة الزعفاء، والکاملین العباد، أحمد رضا عیان جعل اللہ نظری زائدہ و رزاقی و لہام الحسنی و زبادة و آتالہ من العیارات ما أرادہ امین بحمد الامین۔ (ج ۷۲-۷۳ ص ۷۱)

ترجمہ: یہ ایک ابنِ عظیم خستوں سے جن کے میدانِ فکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام دہلویؒ کو اپنے بلند ہمت پر کب تمام عالم اچھے کرم والوں کے بنیاد یادگار جو دنیا سے ہے دلیق دہلے ناموں اور کامل عابدوں میں کا ایک ہے سخی بہ احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا خوش پہنچو کاری کرے اور مجھے اور اسے بخشے اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور حسب مراد اسے بھلا پائیں دے یہی اسی کو مصدق اگی اور ماہیت کا جو امین ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

Substrate

صالحه تخلصت: العدة النفقة العالم العامل، البحر البحر الرحب العذب
 المحيط الكائن، المحبوب الطيول المرتضى، محمود الأقوال
 والأفعال مولانا الشيخ أحمد رجا، متقا الله والمسلمين بحياته، ونفعه
 ونفعنا وإياهم في الدين بطوره ومصنفاته - (ج ٣٦)

مقبول و پسندیدہ جس کی باتیں اور کام سب ستورہ مولانا حضرت امیر رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہاں میں اس کے علوم اور تعظیفات سے نفع بخشے۔

نام: مولانا محمد تاج الدین صاحب مصطفیٰ الہادی ٹی ٹی سی مدرسہ

عاقبه كملت: العلم النحرير والدراكة الشهيـر جناب المولى الفاضل
الشيخ أحمد رضا خان من علماء أهل الهند، أحـول الله مثوجه وأحسن
عاقبه، فجزاه الله عن نبيه ودينه والمسلمين خير الجزاء وبورك في
حياته حتى يزيح به شبه أهل الضلالة الأتقياء وأكثر في الأمة
المحقة أمناه وأمنه وأشكركم الله (٧٩٥-٨٠٠)

ترجمہ: عالم باہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت احمد رضا خان کو طوائف
بند سے ہیں اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بسیاری دے اور اس کا انجام خیر کرے اور
اللہ اسے اپنے نبی اور دین اور مسلمان کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے
اور اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بد بخت مگر اہوں کے
سب ٹھیکہ مٹا دے اور امت کو یہ عملی اللہ علیہ السلام میں اس جیسے اور اس کے مانند اور
اس کے شیعہ بکثرت پیدا کرے اسے اللہ ایسا ہی کر۔

نام: مولانا محمد بن عبدالسلام دہلوی سابق مفتی اعظم دہلی

معانیہ کلمات: مولانا العلامة والشیخ الفہامة، حضرة أحمد رضا خان
جزی اللہ حضرة الشیخ وبارک فیہ ولی شریک ووسطہ من القائلین،
بالحق الی یوم الدین۔ (ج ۸۶)

ترجمہ: ہمارے مولا علامہ اور دہلوی عظیم القہم حضرت احمد رضا خان اللہ تعالیٰ
انہیں حضرت شیخ کو جزائے خیر دے اور اس میں اور انکی اولاد میں برکت رکھے اور
اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق پر ہیں گے۔

نام: مولانا سید احمد جازوی مدنی شیخ المالک

معانیہ کلمات: حضرة الشیخ أحمد رضا خان متع اللہ المسلمین بحبہ
ومتع بطول العمر والخلود فی جنہ۔ (ج ۵۲-۵۳)

ترجمہ: حضرت شیخ احمد رضا خان اللہ عزوجل مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند
فرمائے اور اسے درازی عمر اور اپنی جنوں میں بچھگی نصیب کرے۔

نام: مولانا طویل بن ابیہیم قرطبی مدنی حرم شریف نبوی

معانیہ کلمات: العالم العلامة الفاضل الکامل المولوی أحمد رضا خان

الميراث: أدام الله تعالى نفع المسلمين به على الأبد. (ج ٨٦)

نتیجہ: عالم علماء فاضل کمال مولوی احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اہمیک مسئلوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

نام خوارق السوء عندك يا سيدي العزيز في هذا الكتاب

معلقته كماله: ومن أجلهم لعالم العلامة والبحر الفهامة حضرة الشيخ

المؤلف: أحمد رضا عاتق عزاء الله عن الإسلام والمسلمين عمره:

نتیجہ: علماء میں سب سے زیادہ عظمت والے عالم سید العظم دہلویؒ کے عظیم الشان حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں اہلہ تعالیٰ اسلام پور تفسیروں کی طرف سے خیر جزا و صلاح فرمائیے۔

Dependent Variable:

ملاحظة: كلمات العام العلامة والعدد المحقق القمامة صاحب

المعارف والعرف، والتمتع الإلهي المطلق، سيدنا الأستاذ علم الدين

ورحمه وعباد المسكين ومنه الملا الشيخ أحمد رضا عناية مع الله

بوجوده والار سماء العلوم بانوار شہودہ و جزاء عن لہ و دینہ الحسن

الحزاء ووفاء أجره عن الإسلام وأعله بالمكها الأوفى. (ج ٢٩-١٠٠)

وَلَا رَيْبَ فِي الْإِسْلَامِ لَعَنَّا عُقْبَتَا

یہ بھائی ہیں، کٹر و فخر من بھائی

نتیجہ: عالم علامہ مرشد محقق کثیر النعم عمر فاروق صاحب دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کی پاکیزہ

نہایت کی وجہ سے اس کا شمار اہل حق و باطل کے درمیان میں ہوتا ہے۔

روشتہ بنانا کا اصل حضرت احمد رضا خاں اٹھ تھوڑے اسی کی زندگی سے بھرنا منع

فرمائے اور اس کے فیض کے نوروں سے طہوں کے آستان کو روشن رکھے۔ نور اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل پیمانے سے اس کا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ ہے اسلام میں ایک صحنِ صمیم

جس سے تنگی و تری والے ہدایت پاکیں

نام: مولانا سید محمد علی بن سید جلیل محمد خوسرو شاہ علیا لکھنؤی محدث نبوی

معارفہ کلمات: العلامة الإمام الذاکی الہمام، النبیہ النبیل، الوجیہ الحلیل، وحید العصر والزمان، حضرة المولوی احمد رضا عیان البریلوی الحنفی لازال روحاً باقاً بالمعارف، وبقراً سائراً فی منازل لطائف المعارف، أعول الله لی وله الثواب، ومنحلی ولہا حسن الثواب، ورزقنا جميعاً حسن الثمام بحولہ غیر الأنام، وبقدر الثمام، علیہ وعلى الله وصحبہ الفضل الصلوٰۃ والسلام (ج ۱۱)

ترجمہ: علامہ امام حمزہ (رحمہ اللہ) بہت خبردار صاحب عقل صاحب دہانت و جہالت یکساں دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خاں بریلوی دینی ہمیشہ دہر و وقتوں کا پھولا پھلا باغ رہے اور علوم و دین کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہِ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے اور ان کے عہدے میں جو تمام جہان سے بہتر اور چر و چریں رات کے چاند ہیں ان پر اور ان کی آل و اصحاب پر سب سے بہتر درود اور سب سے کامل تر سلام۔

ترجمہ: عالم فاضل انسان کامل خدا مقرر فرما دے تو حق حضرت جناب امیر رضا خاں
اللہ تعالیٰ اس کا حال نور کام اچھا کرے اور اس بہترین امت سے نہایت کامل

جڑا، عطا فرمائے اور اسے نور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنے پاس لُرب
 بنائے اور اس سے سنت کا قوت دے اور بدعت کو اُجائے اور راست کو صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے لئے اس کا فتح ہمیشہ رکھے، اللہ ایسا ہی کر۔

نام: مولانا سید الشریف محمد ریاض الدینی مفتی شافعیہ دہلوی

مصلیہ کلمات: الصلاة الصغرى، والصلم الشهيرة، ذو الشلق والتحرير،
 والتفليق والتحرير، عالم أهل السنة والجماعة، جناب الشيخ أحمد رضا
 - عن الربطوى أدام الله توفيقه وارتفاعه - (ج ۱۰۰-۱۰۱)

توضیحات: علامہ کمال ماہر مشہور مشہور صاحب فتن وفتوح ودرجہ عالم اہلسنت
 وجماعت جناب حضرت محمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی توفیق اور ہدایت
 ہمیشہ رکھے۔

نام: مولانا محمد علی حسن اہل سنتی مالک دہلوی سحر حرام

مصلیہ کلمات: ومن الله على يستعلاء نور شمس العرفان من سماء
 عباد ملتزم الإقتان من صار محمود فعله، كشاف آيات فضله،
 وكيف لا وهو مركز دائرة المعارف اليوم، ومطلع كواكب سماء
 العلوم في دار القوم، عضد الموحدين وعصام المهتدين، القاطع بعصارم
 البراهين، لسان المضلّين المحدثين، والرافع منار الإيمان، حضرة المولوى
 أحمد رضا عن، فعزى الله هذا الهمام حيث أبطل برسالة قول هؤلاء
 اللدائم، وقام بفرض الكفاية في هذا القرآن العميم الضرور ونهى
 المسلمين عن مسطرة ما صدر من أهل الفجور عن الإسلام
 والمسلمين، أحسن ما جرى به عباد المخلصين، ووقفه وسدده

لإحياء الشريعة الفراء، والسعد، والبد، ونصره على هؤلاء الأشرار.

ولا زال يدر قلبه طلعاً في سماء كماله أمين۔ (ج ۱۹، ص ۵۰۰-۵۰۱)

نتیجہ: اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ اس آسان صفا سے مجھے استوار کاری لازم ہے آفتاب معرفت کا نور مجھے ملانے لگا ہے اور جس کے افعال مجدد اس کی آیات نصیحت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کیوں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرہ علوم کا مرکز ہے اور توہم اسلام کے گھر میں سترہائے آسان علوم کا مطلق ہے مسلمانوں کا یاد اور اولیائوں کا نگہبان، مجتہدوں کی قیادت میں سے گمراہیوں سے بچنے کی رہنمائی کا ستارہ والا ایمان کے ستون رہائی کا پتھر کرنے والا، حضرت مولیٰ احمد رضا خاں قاضی تعالیٰ اس عالی مقام کو کہ اس نے اپنے رسائلوں سے ان کیموں کے اقوال رد کئے اور اس زمانے میں جس کا شرعاً عام ہر دے پر فرض تکاپی کی بجا آوری کی اور ان قاعدوں نے جو ہے اصل مدنی جزی، مسلمانوں کو ان سے باز رکھا: اسلام و مسلمین کی طرف سے بجا آوری کے لئے جو اپنے خالص بندوں کو مطلقاً اپنی اور اس شریعت روشن کے لئے کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے اور اسے سعادت و تائید بخشنے اور ان پر بہت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا اہتمام اس کے آسان کمال میں چمک رہے۔

اس کے بعد فاضل ممدوح مفتی بالکے نے صاحب ترجمہ قدس اللہ سرہ کی مدح میں ایک قصیدہ خواصامت و جلال میں کہہ کر یکا اپنی خوبی بیان میں حبیب و عرب کا دل دے ہر ادب و ادب اپنی زبان عربی میں تحریر فرمایا جو عیال قبول نقل نہ کیا گیا صرف ترجمہ ہر یہ طریق کیا جاتا ہے کہ ترجمہ جو حسن بیانی و خواص امت اسلامی و خوبی معانی میں ہے نظیر ہے

ہاتھیں نہیں سن کے ہوا ہونوں کی میں عرض گزار
 رب بلاغت کا۔ مدارف کا چہی کا سولی
 محنت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
 اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سحر ہدیج
 وہ ہدایت کا معبود، فقر، وہ محمود، فضل
 مشکلات اس سے نکلتے اس کا ہاں ایسا پہنچ
 اس سے اہل و دلائل کا سوار ایضاً
 بولے وہ کون ہے ہم ماننے ہیں میں نے کہا
 دینی کے طہوں کا وہ زندہ کن احمد سیرت
 وہ بریلی وطن احمد وہ رضا رب کمال
 دہوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
 طیب طیب طیب طیف اہل ہدی
 وہ سچ کھولے کہ ہیں مستور ابن عمار
 شریع کا حاکم ہلا کہ غنائی کا کمال
 یاد ہے علم کھائے کوئی اس کا سا سنا
 دانا چہ کمال اس کا سائے عز ہے
 رب انضال پہ ہادی کے درود و سلام
 آل و اصحاب پہ جب تک کہ گشتاں میں رہے

فیض کے لئے چاہو حکم ہاں صفت
 صاحب علم کہ دنیا کا ہے باز و تربیت
 جس سے طہوں کے ہاں مٹھے ہیں ایسی خلعت
 ذہن سے کشف کئے سوقف دین و ملت
 وہ جو کشانی قرآن میں ہے حکم آیت
 جسکی لاریں سے مجاہد کو ہے نہیب و زحمت
 اس سے اسرار بلاغت کی جلا ہے ربیت
 وہ سوز کہ ہے تقویٰ کی مفا و صفوت
 وہ رضا حاکم ہر حادثہ نو صورت
 خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
 جس کی سہقت پہ ہے امداد جہاں کی محبت
 نیکے آیات بخدی ہیں سائے رحمت
 دینی جو کے سچ جن سے ہوئے حرف و ملت
 اسکے خورشید سے دکھا ہے قر کی نسبت
 صاحب فضل ہر اس کی تو ہے مشہود آیت
 ہادی خلق ہو جب چھائے نقی کی عفت
 نیکے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
 کر ہے اور سے کلیں میں تبسم کی صفت

یہاں تک جو کچھ عربی اور اردو زبان میں لکھا گیا وہ ”قانونی الحرمین“ و ”مقام الحرمین“ سے بچاؤ و اختصار و انقطاع کے ساتھ تحریر ہو گا اور بعض تقریر میں انقطاع کی بھی نوبت نہ آئی خاص کر تصانیف حضرت محمود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو مدح و تحلیل و ستائش جلیل مقام مکہ و مدینہ و امام اللہ تعالیٰ شرفا و کرمیا نے فرمائی وہ معرضِ اعجاز میں نہ آئی تاکہ حقینِ فضائل صاحبِ تربتِ قدسی سرہ کو حساب ہے کہ ان دونوں مذکور قانونی کو مطالعہ فرمائیں اور کھت فضائلِ محمود علیہ الرحمہ سے اپنی روح و رواں کو تازگی بخشیں اور فرقہ مرزائیہ، اجمیریہ، قاسمیہ، رشیدیہ، اسماعیلیہ، نذیریہ اور زمانہ موجود کے کل دہائیے کے سردار مولوی اشرف علی قزاقوی کے کفریات جو انہیں سب کی کتابوں سے انہیں دونوں مذکور قانونی میں لکھے گئے اور سلطانِ مکه معظمہ و مدینہ نے جو احکام کفر و ملال کی کھلیوں سے مثلِ آلاب شم روز و اشع فرما دیے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ سب یہ کہ ہر مقام آستانہ علیہ وعلوٰی محمود جان کا احیاء و ازلی اپنے اس رسالہ ”ذکرِ رضا“ کو ان افعال و عانتیہ پر حسبِ وعدہ ختم کرتا ہے۔ البتہ چند مقام ضروری اس پر اضافہ کئے جائیں گے۔

دونوں پر رضا کے الٰہی نیکل ہوں	اپنے ہر کے کام میں کامل نیکل ہوں
”حامد رضا ہیں ایک ذکرِ معصوقِ رضا	مقبول بارگاہِ خدائے جلیل ہوں
شرِ عالمیو سنیں سے رہیں وہ دور	درد مراد سے نہ وہ ہرگز علیل ہوں
مشکل جو پیش آسان ان چ ہو	دونوں جہاں کے کامِ شان پر دخل ہوں
بحرِ علوم دین کے شہار رہیں مدام	کافی حیا و خلق کے در جمیل ہوں
ہر ایک علم و فن کے امام و حام ہوں	سامنے جہاں میں آپ ہی اپنے عقل ہوں
آسان دل ہوں ان سے خواہم علوم کے	بڑھ کر جہاں میں سب سے فہیم عقل ہوں
فیض کثیر سے وہ زمانے کو پا کریں	سرِ بزمِ ان سے ملت حق کے نیکل ہوں

شرع نبی کے حامی و ناصر رہیں مدام مہمانِ رحمت و ہدایت حق کی دلیل ہوں
 حجِ فتن کی حجِ کئی دو کریں سدا الہی فساد ان سے ہمیشہ دلیل ہوں
 رحمت سے الہی فتن کا پتہ رہیں اہلِ راء و اسفا کے صیب و غلیل ہوں
 بدعات و شرک و کفر مٹائیں جہاں سے گمراہی و شرور و فتن کے جہل ہوں
 غمزدہ جان کی ہو یہ دعا اسے خدا قبول
 اپنے چہر کے شعل پر دونوں جلیل ہوں

قصیدہ در منقبت صاحب ترجمہ از مصنف ذکر رضا ادا مہاجر اللہ تعالیٰ

ہم نے کیا اہلِ رضا دیکھا ہے سزا دہ صفتی دیکھا ہے
 آیتِ فضلِ خدا دیکھا ہے رحمتِ ربِ ربی دیکھا ہے
 زہدِ الہی بکا دیکھا ہے عبادِ الہی منا دیکھا ہے
 کیا تھا اس میں نے کیا دیکھا ہے جو نکسوں اس سے سوا دیکھا ہے
 حقِ قتالے کی قسم اہلِ رضا نامِ غیرِ الہوی دیکھا ہے
 شیخِ اعیانے سخن پر روز و شب شکرِ پروانہ خدا دیکھا ہے
 زہد و تقویٰ میں بسر کی زندگی میر پرہیزِ صفا دیکھا ہے
 تجھ سے دینِ پاک نے پائی فیاء مشعلِ ضیاءِ حق دیکھا ہے
 جانِ جب تک جسم میں باقی رہی ہم نے شیدا دین کا دیکھا ہے
 خلق میں ہادی ترا بحرِ فیوض شیخِ لطف و وفا دیکھا ہے
 الہی بطلان کو دکھا دی راہِ حق فی اقصا دیکھا ہے
 بھائی تجھے تجھ سے اہلِ سخن نہ توہ شیر خدا دیکھا ہے

جیت حق تیرے پیرے سے میاں قدوس رب اعلیٰ دیکھا ہے
 عقداے آکروں تیرے مقتدی ہم نے ایسا بیٹھا دیکھا ہے
 جان و دل سے ہو گیا تجھ پر فدا جس نے اسے نور ہدیٰ دیکھا ہے
 نچر میں کئی میں تھا حیرتِ شہاب کامل کمال اشتیاقِ غنی دیکھا ہے
 اہل سنت کو بہت کچھ دیدیا گہرِ عمر سا دیکھا ہے
 خدمتِ مذہب میں کافی عرسب ناصرِ دین داما دیکھا ہے
 ہمت و ہاٹل کی گردن کاٹ دی سہل مسلول خدا دیکھا ہے
 شرک کی عقلت کو تو نے کھو دیا واقعی ہر اوسط دیکھا ہے
 اس زمانہ بے عقلی میں اسے رضا احتیاط سے لہرا دیکھا ہے
 گلشنِ مذہب کیا آراستہ اہلِ باغ ہادی دیکھا ہے
 کردی ملت پہ قراں مال و جان دین حق کا شیلہ دیکھا ہے
 کھو دیا ہستی کو تو نے بہر حق شاہِ دین پر فدا دیکھا ہے
 ہو نام اہل سنت ہاتھیں عالموں کا عقدا دیکھا ہے
 ملتی اکابرِ عالم حیری ذات مفتیوں کا بیٹھا دیکھا ہے
 خدمتِ دینی ترانہ پیش رہا صابرِ علم و جفا دیکھا ہے
 مر رہا اسے میرے ساتھ مر رہا گوہرِ بحرِ جانی دیکھا ہے
 حلقوں کو تو نے آسان کر دیا اسے رضا مشکل کشا دیکھا ہے
 جامِ عرفانی پا دیجے مجھے عارفِ رب العزّی دیکھا ہے
 دردِ فرقت کی دوا کر دیجئے دارو درد و عتا دیکھا ہے
 طہور اسے شاہِ انجم کرم واضح کرب و بلا دیکھا ہے

جتنی کیونکر نہ ہو تجھ سے گرا ہے کسوں کا جتنی دیکھا تھے
 کتنی رنج و مصیبت کا شہا اہل حق نے تا خدا دیکھا تھے
 بندہ نمودہاں نے اسے رضا
 مظهر ذاتِ خدا دیکھا تھے

سرِ موشگرِ نعمایِ الہی ہو نہیں سکتا گرچہ بقیامت بس اسی کاورد میں رکھوں

فقیر اپنے رہنما کے انعام و اکرام و احسان کا شکر کی طرح ادا نہیں کر سکتا کہ
 بے شمار نعمتیں مظاہرِ مانی مجملہ ان کے ایک ہی نعمتِ عظمیٰ الہی ہے کہ ہر طرف ہو جائے اور
 شہر و شہر اسکا ادا ہو یہ کہ ہم کو خاص اپنے حبیبِ اشرف الانبیاء و اکرام علیہ و علیہم السلام
 والسلام کی امت میں فرما کر فرقہ واتباعِ الہی سنت و جماعت سے کیا بھر اس پر وہ مزید شرف
 بخشا کہ جس کے پہاڑ سے نہاں عاجز ہے یعنی ایسے مرشدِ کامل کی نقادی کا فقر مظاہرِ مایا جہ
 علوم ظاہر و باطنیہ میں ہے نظیر و یکتا اہلسنت کا مقتدی تاج الملکوار، رئیس المصلو، زہد
 الامنیاء، حمود الاولیاء، مکی الشریعہ و الطریقہ، ناصر الدین المستطیع، مجدد الملک و الملک، یں آیت من آیات
 رب العالمین اہل حضرت سولہ و اسیدہ و مرشد و رسولی مطلق، شاہ احمد رضا خاں صاحبِ برہ
 اللہ تعالیٰ مضجعہ و نور مرقدہ ہیں اس دولتِ کبریٰ سے بلا مال ہو جانے کا مختصر حال یہ
 ہے کہ قلبِ حری میں عدت و دواز سے یہ خیال نہایت احکام کے ساتھ تھا کہ جب تک مرشد
 کامل جامع القضا کی نہ ملے گا بیت نہ کروں گا۔ مثل مشہور ہے کہ ”جو چہدہ یا بندہ“۔ ”طلب
 صادق ذکار نہیں پار آجہ و رکھہ“۔ ”اگا و سالہ پادی دین و ملت مانی شرک و بدعت تھہ، حنیہ

جو پند عظیم آباد سے باہر ہوا، احتیاجِ حاکمیت مافی البدت جناب مولانا مولوی ابو الحسن علی
 محمد ضیاء الدین صاحبِ حرمینِ نبویؐ کی محبت و عظیم ہندوستان و غیر ہندوستان کو اپنے مکر فیض
 و فی سے سیراب کرتا تھا۔ نظرِ فقیر سے گزرا چونکہ رسالہ دین کا سچا خدمت گزار اور دلچسپ
 مضامین اور تحقیقات لکھنے کا خزانہ تھا لہذا میں اسکو منگوانے لگا اور نہایت ذوق و اشتیاق سے
 من لو لکھا ہی آئے۔ اس کا مطالعہ کر کے اعلیٰ اعلیٰ مضامین سے مستفیض ہوتا تھا اسی رسالہ
 راہبر حق میں اس امامِ اہلسنت و اہل حق کی حقیقت کی انصاف و جلالتِ علوم دیکھتے دیکھتے دل
 نے کامل یقین دلایا کہ اس زمانے میں ایسا سرشود ملنا ہیطہ امکان سے خارج ہے بلکہ بدست
 غلط جاگا۔ خلیع نے راہبریِ مقدور نے پادری کی غوراخیل دیا۔ سالانہ دورہ راجستھان کر کے
 بریلی شریف پہنچی کہ حاضر و ہار پر انوار و فیض ہار ہوا پیر و درویشان پر نظر پڑتے ہی دل ایسا
 ہلکا ہوا کہ پہلو میں ہاتھ نہیں آتا تھا۔ اس وقت کی سرمت کا انداز کی صورتیں ہوسکتی
 مدت و ادائیگی اعتبار آئی سالہا سال کی محبت و خواہش و آرزو تھی اس سے بڑھ کر کچھ دھن نے
 نعمتِ مٹا کر ملی اسی سدا اس سائی مگر طریقہ نے مخصوص قہر کے ساتھ جامِ بیعت سے
 سرشار فرمایا اور اپنا سوا لایا اسکے بعد ہی جملہ سلاسلِ عالیہ کا وہ یہ ہشتیہ سپرد و یہ نقشہ بندہ کی
 خلافت کا بیج اس گدا کے سر پر رکھا انعامات و احسانات و اعطاف اس قدر فرمائے جو بیان
 میں نہیں آسکتے بوقتِ درخت پر دالہاں ہاں طہر جو نعم شریف سے شرائط حاصل کئے ہوئے تھا
 حمایت فرمایا یعنی تمام کرج، انگرکھا، پانچاب، جو ہر ایک بزرگی و برکت سے مبرا ہوا تھا چونکہ
 ہمارے سلسلوں کی خلافتِ مٹا کر ملی گئی لہذا چارویں چیزیں لہاں کا خر سے بخشی گئیں خلافتِ مٹا
 کر ملی گئی خلافتِ ہمارے میں فقیر کی نسبت جو کہ اس شاہِ عالی ہاد نے اپنا لہال کرامت آمل
 ظاہر فرمایا اور جن جن انقلاب کر رہے تھے کلو از لان کا شکر یہ بھی مبرا ہوا نہیں ہوسکتا۔

نقل خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَنِعْمَ وَالصَّلٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَغُلٰی اِلَیْہِ
وَصَحْبِہٖ وَآلِہٖ وَجَزِیْرٍ مُّتَعَزِّزِیْنِ جَنَّتِہٖ اٰیْنَہٗ اَللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ اَعْلٰی
مُہدِیؑ اصفیؑ احمد رضا عمری بنی خلیؑ کاوری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہٗ عَنَّا یَقْبَلُ
لَہٗ بِرَادِیْنِی وَحَسْبُ عِجْنِی فَاھِلْ کَالِہٖ جَامِعُ الصَّعَاکِ کَامِعُ الرِّزْکِ حَاۤیِ سِتِّہٖ اَمّٰی
ہدیت سولہؑ مہدویؑ محمد وہابیؑ صاحب پچادریؑ کاوری برکاتیؑ ختم ہام جوچہر ملک کاھیا
دار سنیۃ اللہؑ مِّنْ اَکْثَرِ الْاَکْثَرِ وَتَطْہِیْرُ الْاَکْثَرِ کُوْمِلَہٗ سَلٰطِیْہِ طَرِیْقَتِ کَادِیْہِ
چشتیہؑ سہروردیہؑ نقشبندیہؑ جمیع الاکار و افعال و نور اور احوال خاندانی کی بہارت عامہ ہمارے
دکتر اور بنی علیؑ اطلاق و ولید بالاحتمال کیا بَلَدَہٗ اللّٰہِ فِیْہِ وَکَلَّہٗ وَیَبِہٗ وَغُلٰہِ وَخَلَّ قُلُوْبُ
التَّوْبِیْنِ تَهْوٰی اِلَیْہِ اٰیْنَہٗ سولہؑ مہدویؑ اصفیؑ محمد وہابیؑ صاحب پچادریؑ کاوری
برکاتیؑ ختم ہام برادران بنی خلیؑ کہ اس فقیر کے محبت و عہد بہ ہیں جو وہ
تعالیٰ سولہؑ کے مسائل و دہیات و ارشاد ہے حال عمل فرمائیں ہانہ تعالیٰ ان کو ہادی ہدی و
رشید ہدی پائیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَنِعْمَ وَالصَّلٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَغُلٰی اِلَیْہِ
وَصَحْبِہٖ وَآلِہٖ وَجَزِیْرٍ مُّتَعَزِّزِیْنِ جَنَّتِہٖ اٰیْنَہٗ اَللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ اَعْلٰی
مُہدِیؑ اصفیؑ احمد رضا عمری بنی خلیؑ کاوری برکاتی بریلوی غفر اللہ لہٗ عَنَّا یَقْبَلُ
لَہٗ بِرَادِیْنِی وَحَسْبُ عِجْنِی فَاھِلْ کَالِہٖ جَامِعُ الصَّعَاکِ کَامِعُ الرِّزْکِ حَاۤیِ سِتِّہٖ اَمّٰی
ہدیت سولہؑ مہدویؑ محمد وہابیؑ صاحب پچادریؑ کاوری برکاتیؑ ختم ہام جوچہر ملک کاھیا
دار سنیۃ اللہؑ مِّنْ اَکْثَرِ الْاَکْثَرِ وَتَطْہِیْرُ الْاَکْثَرِ کُوْمِلَہٗ سَلٰطِیْہِ طَرِیْقَتِ کَادِیْہِ
چشتیہؑ سہروردیہؑ نقشبندیہؑ جمیع الاکار و افعال و نور اور احوال خاندانی کی بہارت عامہ ہمارے
دکتر اور بنی علیؑ اطلاق و ولید بالاحتمال کیا بَلَدَہٗ اللّٰہِ فِیْہِ وَکَلَّہٗ وَیَبِہٗ وَغُلٰہِ وَخَلَّ قُلُوْبُ
التَّوْبِیْنِ تَهْوٰی اِلَیْہِ اٰیْنَہٗ سولہؑ مہدویؑ اصفیؑ محمد وہابیؑ صاحب پچادریؑ کاوری
برکاتیؑ ختم ہام برادران بنی خلیؑ کہ اس فقیر کے محبت و عہد بہ ہیں جو وہ
تعالیٰ سولہؑ کے مسائل و دہیات و ارشاد ہے حال عمل فرمائیں ہانہ تعالیٰ ان کو ہادی ہدی و
رشید ہدی پائیں گے۔

مہدو المدب احمد رضا عمری

علی مدبر اصفیؑ تہی ہای علی مدبر تعالیٰ علیہ السلام

علاقت ہمارے پر صرف حضور کے دخلقا ہیں اس زمانے میں ہر شریف کم ہو گیا تھی ورنہ وہ بھی مثبت ہوتی۔ "تصیفة الاحمداء" کے آخر میں حضور نے جو اپنے خلفاء کے بار بار فرمائے ان میں اس فقیر کا نام رہ گیا جس کے بارے میں اپنے ایک کرمست ہمارے میں جو وصال سے نو دس مہینے قبل ہمارے کے نام ارسال کیا یہ رقم فرمایا کہ کھا طمع ہونے سے وہ گیا۔ فقیر کہتا ہے کہ یہ کھٹکت سے بھر ہوا تھا کہ اس میں لذت فرمائی و قدر افزائی پہ بہت طمع ہو جانے کے ہزاروں درجے بڑھی ہوئی ہے کہ اسی کو کہ جن الفاظ از دین میں تحریر فرمایا گیا ہے ان کا ایک ایک حرف ہمارے لیے گور ہے رہا ہے۔

الحمد لله على اجزائه وعلائه واكرامه واحسانه

نقل اعزاز نامہ

بسم الله الرحمن الرحيم نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ
 ہوا حد سولانا المکرم وای الہد و المکرم حامی السنن، امی المصلح سولانا سولوی محمود
 جان صاحب دام نفعنا لکم۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدنا سلیمان صاحب سکرانی
 تشریف لائے مگر ایسے وقت کہ میں بہت طویل ہوں میں ان کی خاطر کہ نہ کر سک سارا مجھے
 ہمارے قریب ہونے کا آگودہ کھینے آئی تھی جب سے آج تک آگودہ کھینے نہ جانے کے قابل
 نہیں مسائل منتا جواب لکھوا دیتا ہوں شریف کی شام سے طلالت شدہ ولاحق ہوئی کہ
 ایسی بھی نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے وصیت ہمارے لکھوا دیا اسکے بعد سوتی قتالی نے اس
 بلائے شدہ سے نہایت بخوشی مگر جلدی مرض اب تک ہے اور ضعف اس قدر شدہ ہے کہ کچھ
 تک جانے میں تمام بدن میں درد ہونے لگا ہے دعا کا حاجت مند ہوں اور آپ کے اور آپ
 کے گھر کے لیے دعا کرتا ہوں۔ بھائی سلیمان صاحب نے مجھ سے تعویذ مانگا تھا میں آج کل

گھر میں سکا لہذا سب سے پہلے اس کی خاطر بھی میری کچھ بھی آئی کہ خاص اپنے لیے جو عظیم تعویذ خانے کا تیار کیا تھا ان کی نذر کروں زندگی اگر ہاتی ہے تو اپنے لیے اور تیار کر لیا جائے گا اس تعویذ کے مصالح و صحت رزاق و بلندی مرتبہ و استقامت و یقین حق و رحمت الہی ہیں ایک دن کمال کی محنت میں لکھا جاتا ہے میں نے بھائی سلیمان صاحب کو وہ چیز دلی جرم بھر میں صرف اپنے لئے تیار کی تھی فوراً کسی کو نہ دی آپ کے فرمانے کی اس قدر تعمیل کر سکا۔ بھائی مولوی غلام مصطفیٰ صاحب تھریٹ ہیں اپنے یہاں کی خریدت سے مطلع فرمائیں آپ کی زیارت برسوں میں ہوا کرتی ہے اور میں کثیر الافعال کثیر القسام جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ "تہذیب الاحسنہ" کے آخر میں جو اپنے احباب حاسین ملت کے استاد بنائے ان میں آپ کا نام بھی کر سونے کے حرفوں سے لکھے کا تھا۔ سو جو کمال طبع کے بعد یاد آئے جس کا اب تک ملوس ہے۔ خریدت سے اطلاع ملے سب احباب کو سلام۔ والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا گادری علی حد

سراج المآثر و سیر

اس موقع پر حضور کے لخص باخبر سے صرف ایک کوشش بیان کرتا ہوں جو حلقہ بعالم برزخ ہے وہ یہ کہ میرے یہاں اس آخر میں صرف لائیاں ہیں اہل حق میں ساہا سال سے دلی آرزو تھی کہ کوئی لڑکا پیدا ہوتا۔ بعد اصال حضور کے جہر قاتحہ و جہلم میں شریک ہوا بوقت رحلت روزہ منورہ کے موابہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے خالق وہ جہاں کار ساز جن انسان اپنے اس حصول بندے کے قوسل لکھ کو فرزند عطا فرما اور اے خدا کے برگزیدہ بندے جناب ہادی میں دعا فرما کہ لکھ کو فرزند عطا ہو چنانچہ ایک سال کے اندر لڑکا پیدا ہوا اپنے ارادے کے موافق حضور کے اسم سہی پر اس کا نام "احمد رضا" رکھا بفضل تعالیٰ اس وقت کہ حجۃ اعادہ روزی القہر کا مہینہ ہے حج و سال اور زعمہ ہے حج ہے کہ خاصان خدا کے

قلب مدھی کس کے صدر سے ہوا داغ سیاہ داغ بھی دو داغ جو ہاتی رہے گا ہمارے
 داغ کس کے داغ میں نکھائیں پاتی قرار غایتِ حیرت سے فہم ہو گیا ہست وہیں
 کس کے ماتم میں ہر اسر خاک بر سر ہے زمیں اضطرابِ مینا ہے کیوں پکر میں جو آہیں
 کیوں حویں میں باغِ دہر پر دے میں ہوئی اس قدر کیوں بھل رہی ہے حیرتِ بادِ حویں
 ہے کوئی گل درد کوئی نیکوں کوئی سیاہ کس کی فرقت کس کے لم میں ہے بہارِ گلستاں
 ہے گلِ کلیوں میں ہے ایسی کسی میں ہاتھ نہیں ہر صدر کے اڑے اٹکے دل کو گل کہیں
 کیوں پھر شے کا پھٹ کر پارہ پارہ ہو گیا بے گل کیوں حیرتِ مری میں ہے مٹی و مٹیوں
 عالمِ سکھ میں کیوں ہے جس گڑا ہے سروِ آج عظمِ لارِ حون میں کس کے ہوئی ہے غریباں
 اٹھائے الٰہ حق سے اس قدر آنسو ہے ہر گیارہاں سچا دل جانے سے اک چشمِ حویں
 زلزلہ ایسا قیامتِ فخر آیا کس لئے فل کے جس سے قلبِ مری ولس و فداں
 کوئی بیخود کوئی تباہ ر کوئی دم بخود کیا کہیں کس طور کا یہ دونوں عالم کا سن
 دلفِ ایسا ہوا کیوں انتخابِ قلب دہر ہو گیا زبر و زبر کیوں نظم اوراتی جہاں
 کیا اسی دم دم بھل جائیں گے دم سے صدر کے کیا ابھی ہو جائیگے بارِ ب کا کون و مکان
 کیا ابھی ہو جائے گا بھگتِ عشقِ جا کیا صدائے غسی غسی سے پرچاں ہوگی جہاں
 پچھا گھبرا کر سب اس کا نیا ہندوین نے کس کی فرقت میں ہے ایسی حالتِ حویں جہاں
 حالتِ گرہ میں ابھی سے کہا یہ اہباب نے کیا یہ اندوہ قیامتِ فخر تھا ؟ ہے نہیں
 نو سنو لڑ زباں محبوبِ محبوبِ خدا شہدِ نامِ حق سے جس دم کر چکا شیریں زباں
 ناگہاں بیکِ اجل آیا یہ سوا کا پیام چھوڑ دیا کو آؤ وصل سے ہو شادیاں
 سن کے یہ جزوِ حاضر کے غم سے مرنا داغ کر گیا ہوا زورِ فوراً سے مگر جہاں
 قہار ایسا شاد رہی جس کے اوصافِ من ہیں بکڑتِ فخر کرتا ہے یہ عاجز جہاں

غل غلٹ و دست حق باری فر دس
 تاج اس کا علم تھا اور تاج کی دست غل
 اس کا تخت ملک تھا نصرت و فتح و ظفر
 ہر زبان اس کی وزارت میں زبان و خدہ تھا
 میر غلٹی تھا نصرت اور جلالت کا شر
 نظر کرد اس کا مہر تو خلق خدا
 اس کا بیت المال تھا گنبد ہر علم و فن
 انکساری و تواضع علم تھا اس کا سند
 توپ اور بندوق اس کی دست اقبال و جلال
 تھا بکی ہمت کہ جس بد غور دین کا سراپا
 زور کو اپنے پر کوئی آزما تل شر
 شیر حق کے ایک ہی غرے سے پست ہوتا نگر
 نیکوں بد کیش ل کر دین پر کرتے حم
 بہت ہاتھ کو چھتا کیسے ہی کوئی نگر
 کھڑ و شر و خطرات نے کیا جس دم غور
 بار ذات میں جلیا اس دلوڈ و فلو کو
 کچے ہی تھے کہ ہاتھ اس کو نور رشہ سے
 عقداے اشتیاء آتے تھے بہر مشکو
 مرجا صد آفری اسے ہر زحار علوم
 آفتاب علم سے تیرے ہوا جو مستفید

دودھ عالم دودھ ادواح ہر دودھان
 خلعت اس سلطان کا خلق حسن حسن
 سند اس کی قہر دھاتے مرضی رب جہاں
 بس بکی کرتے تھے ہادی علم آں شاہ زبان
 زہد اس کا ہم نہیں تھا اور تقویٰ بصر
 تھا پہ سار دہم و لطف رب اس و جہاں
 عام بخلق پہ وہ بد محتاج سلاطین
 تھا توکل اور کرامت مرکب و ہم جہاں
 حق تووری راست گوئی اس کی مسامحہاں
 کر دیا اس کو علم غور و بصیر جہاں
 ایک دم میں اس کو کر دیا وہ چاہ و خواہاں
 لب لباق اس پہ ہوتا جو کوئی علم کہیں
 خاک میں تھا یا دیا تھا علم نکالیں
 کھول دیا تھا وہ اس چاک کس کا برا نہیں
 صلہ استی سے جو اس کا کیا نام دیکھیں
 یک سر سوس نے کی تو چھ شاہ اس و جہاں
 کر دیا چھ نظر آئی انہیں راہ جہاں
 سڑکی بھا کر بھاگتے اور بند ہو جاتی زبان
 چتر و رشہ و چاہت نور چشم کلاں
 ہو گیا وہ علم کا سر کردار روشن جہاں

ی تو وہ دلربا ہے ہر نصیب تو ہوتا ہے حبیب خالق ہر وہ جہاں
 ہوتا ہے تیرے جہان کے قہر توڑ قہر توڑی
 رخصت ہے غلبہ میں فصیح و فہم
 توڑ ہے قہر جہنم توڑا اسی سرور میں
 دھجھری میں ہے دست و پا کن اے کریم
 ہر صیباں و گناہاں چست میں کردہ داتا
 ہست اسیدم کہ آئی ہر اعدا و ضیف
 اہم نہیں طوطے برسات کمال
 ہر روز رنج و غم و کرب و بلا ہے وہ جہاں
 جملہ عالم ماحول ہی لایا ہے ہر وہاں

و لا تقطعوا صلحی مشعل ہر سال ولادت و رحلت و عمر شریف آں امام اہلسنت

نصف میں ہوس آیا آج وہ بدر طوم
 اس کی نفی ہے ہال علم کو دیکھا کر
 شعل دل آ کر اب سبیت میں گری
 اس قدر بھگت و آں ساقی لاکھ وہ جہاں
 غفلت جمل و حلاوت کا ہوا جس سے زوال
 اس کی رحلت ہے ترکست کر ہوا شعل ہال
 علم کے پتھر میں ہوا دل چراغ گروں کی مثال
 - تنگی پائی و حیف آں بزم آمد وہ زوال

۱۔ بھلا آپ کے علم کے کمال ہمارے دل زانو کدواں کر دیا آپ کے نفس کھلائے کریم جہاں ہے۔

۲۔ گناہ آپ پر خدا کی رحمت ہو۔

۳۔ خدا سے تمہارا یہ تیر کھڑا نظر فرمائیے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کوہ پاک کرے۔

۵۔ جتنی دین و شعل کو اس آفتاب طوم نے طمع فرمایا وہ چراغ قہری قہر کی یہی حضور صریح کا نصف ہو۔
 کرا جی قہری یہ بیکام ہو۔

۶۔ کیوں مگر کوئی جانی نہ لایا آپ کو اب ہر وہاں چراغ میں ہر صورت قریب ہے ہال تھا اس شعر میں و نصف ہو
 کہہ لے ہو اس شعر میں و نصف ہو۔

اس سرپا سن و غولہ طوم و فضل کی ہے یہ تاریخ ولادت منیر ہمد محلہ
 اوس ہنس گھٹا ہے خیام سال وفات چھپ گیا اور اصل میں خواجہ و کمال
 فقہ اکب کو اگر ۵۵ ہجری کے لعل تم بھر تو دوران جا کا یہ ہو جائی و سال

تذکرہ مصنف ذکر رضا صحیح و معتبر نہایت موجز و مختصر

مولوی محمد جان صاحب ابن مولوی حافظ غلام رسول صاحب اسماعیل ابن محمد
 صدیق صاحب ابن عمر صاحب ابن رمضان صاحب ابن صہر صاحب میر ابن عافی محمد اکبر
 صاحب ابن مولوی حمید الدین صاحب ابن مولوی شاہ از صاحب ابن خوش حال صاحب
 میر ابن گوہر صاحب ابن رحمۃ اللہ صاحب ابن خواجہ عبید اللہ صاحب میراں افغان میں
 بڑے بڑے علماء و محدثین ہو گئے ہیں فی الحال سوات و خیبر و پاکستان میں کثیر التعداد ہیں

ذی عزت و ثروت و صاحب علم ہر دو شہادت و حکومت و حکومت ہیں۔ اس قوم کی
 مہمان نوازی دنیا میں ضرب المثال ہے اصل میں یہ افغان کشمیری قوم ہر ملک ذی مشہور
 ہے اور کائنات اور ہر حکومت میں اسی طرح مشہور ہے۔ آپ تحصیل علوم فرما کر تبلیغ اسلام
 کی طرف متوجہ ہوئے۔ پٹوار سے تخریف لا کر ملک کا لہجہ اور موضع جام ہر وجود میں
 اکامت فرمائی۔ وہاں ہر میں کمال و دلچسپی و نصارت کی طرف زیادہ توجہ رہی بڑے بڑے
 جلسوں میں پادریوں سے مناظرہ ہوتا اور کھڑے اللہ جی بلعیا کی ضیاء اور حکایت اسلام کے
 انوار سے محلات ہاٹیل کا نشان تک نہ رہتا آخر میں روضہ دہلیہ میں تقریر انجمن اکال حاصل
 اور لے رہے ہیں اگرچہ دیگر فرقہ ہائے کی شامت و بھلات دہلی جان فرماتے لیکن ان

دلوں کا بھٹان اٹلی جانے پر معرضِ اظہار میں لاتے ہیں ہندوستان کے علاوہ افریقہ میں بھی بہت کچھ تبلیغ فرمائی اور اس وقت تک نہایت جوش و خروش سے فرما رہے ہیں۔ غنائین و ساداتِ حق کی مخالفت و عداوت کی پروا نہیں۔ احیائے سنت و امانت و ہمت میں تاوان و قدرت پہنچا رہی ہیں۔ اگرچہ تکالیف شدیدہ و مصائب گونا گوں کا بہت زور و شور سے مقابلہ جاری ہو رہا ہے لیکن سیر و اشتغال کی سبب دونوں ہاتھوں سے خوب مضبوطی حاصل ہوئی ہے۔ بریلی جا کر جامع شریعت و طریقت نام اہل سنت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ کے دستِ تقدس پر رحمت فرمائی جس سے کے بعد ہی سند خلافت حاصل ہوئی۔ آپ کی تصانیف سے کتاب ”ایضاحِ سنت“ جو اس سلسلے میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور جوڑ ہو رہی ہے خوب واضح طور پر اس امر کا ثبوت دے رہی ہے کہ آپ کا حلقہ حق و باطل اہل میں سرگرمی و کھردار حاصل ہی کیوں نہ ہو۔ اقول: بہرِ اُپنہ کا مضمون آپ نے صادق کر دکھایا ہے آپ کے والد ماجد رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے روزِ نام غیر مقلدینِ مولوی اشتغال و دہلی نہایت شہرہ سے کیا۔ اپنے زمانہ کے استادِ آقا سادات تھے۔ ”کامل“ ”تذکار“ ”بیخ“ ”بکار“ ”بارگاہِ فکر“ وغیرہ سے تشکلیں علوم و سائنس ہندہ قطع کر کے آئے اور انہی طرح اس ساقیِ علوم و فنون سے سیرابی حاصل کر کے اپنے اپنے شہر میں تشریف لے جا کر نظرِ علم و فنون فرماتے۔ وہایت کی بیخ کنی و شر کے اختراع میں آپ ہی نے فرمائی آپ کے وقت میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنا سکہ خوب بٹھایا تھا۔ خیالِ دور اندیشی اس نے کوئے طا صاحب کو جو بڑے معقول تھے۔ اپنا طلبہ و جانچیں کیا تھا۔ بڑے بڑے سردارِ حق و ائمہ انھیں ان کے دامِ ترویج میں پھنس گئے تھے اس وقت آپ کے چچ و مرشدِ اخوند صاحب رحمت اللہ تعالیٰ صاحب کراماتِ موات میں موجود تھے ان کے حکم سے آپ نے وہابیہ غیر مقلدین سے کسی مرتبہ مناظرہ فرمایا اور ان کے عقائد کو بے بنیاد و باطلہ کلامِ انھیں میں طشتِ ازیام کیا

بھاگ کر تمام لوگوں کے ذرا یک یہ فرقہ کا فروغ سر ظہر اگر چہ ایک مدت دراز تک اس مرد حق کو طرح طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا ہوا ابھام کار اس سونی چارک تھانی نے فتح عطا فرمائی وہاں سے بعض لڑکے اور بعض پرزہ کوہ اور اکثر اپنی جان بھر بھاگ گئے۔ ملک پاک ہوا سیکڑوں مسلمان احسان مند و شکر گزار ہوئے آپ نے تفسیر کلام ربانی لکھی آپ کے کتب خانے میں دو سو چار ہجری قمری کتابیں تھیں جو بڑے بڑے کتب خانوں میں نہ تھیں۔ آپ بہت اچھے دانا تھے آپ کے جلسہ دعا میں ہزاروں آدمی ہوتے۔ چادر کے ذریعہ عزت و ثروت آپ کو دے کرتے تھے چار چار ہادک سلسلہ دعا مسلسل رہتا دعا کے جلسے کے لئے اظہار و ایوانا ہوتا آپ کا ضی و مفتی تھے۔ شری فیصلے فرمایا کرتے۔ ملا و مفتی، آپ کے لکھنی کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اخوند صاحب کے وہاں نہایت تعظیم و محترم سے رمضان المبارک میں آپ دعا ہوتے اور تراویح میں فتح قرآن کریم اخوند صاحب کے وہاں لڑتے۔ اخوند صاحب اور اکثر اہل اسلام نہایت ذوق و شوق سے کلام مجید سنتے رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

غیاث الدین ولی بھٹی

صحیح کتاب ہذا مغز المونی تھانی